بسم اللہ الرحمن الرحیم

نور نامہ

سلطان حسین تاجر کتب و پبلشر فاکلینڈ روڈ بمبئی

Title Printed at The Panagar P. Press. Bombay, 3.

اول ما خلق اللہ نور محمد

الحمد للہ العلی العظیم و بہ برکت رسول کریم نسخہ کثیر الفوائد مع ہشت رسائل موسومہ

از شاہین ہندی

نور نامہ مقبول رسول

سنہ ۱۳۵۳ ہجری النبوی

انوار حسین تاجر کتب بھنڈی بازار بمبئی نمبر ۳

سلطان حسین تاجر کتب و پبلشر اینڈ جنرل سپلائرز فاکلینڈ روڈ بمبئی ۴

تری ذات کی ہیں صفاتاں بڑی
تو کیا بھانت کرتا ہے کاریگری

نورنامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی کرنہار کرتار تو
سنوارا ہے قدرت سے سنسار تو

تو قادر ہے قدرت سے پیدا کیا
زمیں آسماں سب ہویدا کیا

زمیں کو سوا ایسا تو روشن کیا
رنگ آمیز کر اسکو گلشن کیا

فلک کا محانہ عجب طرح کر
معلق ادھر لا رکھا فرش ادپر

کیا روشنی اس میں لا چاند سور
دکھایا دلوں سے اجالا ظہور

تو ہیرے کو پتھر کے بھیتر کیا
بھی کاڑی کے اوجھل میں ڈونگر کیا

بھی حکمت سے پانی کو برسائے تو
ہرا لال کر پل میں دکھلائے تو

رنگارنگ نعمت کا سفرہ تیرا
بچھایا زمیں پر عجب یک سرا

سخن کو زباں پر تو نچائے ہار
نکلے ہر کسیکو سو تو دینے ہار

سو جبرئیل بولے نبی سے وہ حال
ولیکن بزرگی میں فاضل ہو تم
نبیؐ نے کہا کچھ تمھیں یاد ہے
کہے سُنکے جبرئیل تے یا رسولؐ
کہوں عمر کا میں کہاں لگ بیاں
قطب کی طرف اک ستارہ جو تھا
گذرتے تھے جب سال ستّر ہزار
غروب ہو کے پھر سال ستّر ہزار
یقیں اس ستارے کو دیکھا ہوں میں
سو سُن یوں تبسّم کیے پھر رسول
قطب کا ستارہ وہ صاحب جمال
اُسے تم پہچانوگے یا جبرئیل
کہے کیوں نہ پہچانوں گر وہ دسے
اُوٹھا سر مبارک سے دستار کون
دیکھے جبرئیل اُن کے طالع اوپر
ادب سے اُسے آکے بوسے دیئے
کہے جبرئیل ہے ستارہ یقیں

بڑا تم سے میں ہوں عمر میں اے تال
خدا ساتھ ہر وقت واصل ہو تم
تمھیں عمر کی یاد اسناد ہے
تمھیں حق نے اوّل کیا ہے قبول
کہوں مختصر سب تمھیں ہے عیاں
خدا کے حکم سے نکلتا وہ تھا
وہ آتا تھا ہو کر طلوع ایک بار
جو ہوتے تو آتا وہی رکھ شمار
یوں ستّر ہزار اس وضع اسکے تئیں
کہے یہ تمہارا سخن ہے قبول
دکھاؤں تمھیں میں سو حاضر اے تال
تمھیں پوچھتا ہوں یہی ہے دلیل
کر دیکھا ہوں کئی مرتبہ میں اوسے
دکھائے نبیؐ اُنکے تیں ہاتھ سوں
ستارہ چمکتا ہے وہ سر بسر
بہت بھانت قدرت پہ شاکر ہوئے
نشانیاں جو تھیاں سو وہ دیتیاں نہیں

دریا آٹھواں فہم کا ہے بڑا — عجب کچھ خزانہ ہے رب کا بھرا
نواں دریا ہے فقر کا لاطمع — بھی ہیگا ہدایت سے روشن شمع
بھی دسواں ہے دریائے رحمت گنبھیر — وہ رب کی مدد سے ہے روشن ضمیر
سو ہر یک دریا میں برس دس ہزار — کیا نور نے سجدہ وہاں پاکے بار
پیچھے حکم آیا نکل باہر آ — کھڑا ہو تو قدرت سے سب تن ہلا
ہلایا سو قطرے پڑے بے شمار — کہ یک لاکھ اوپر تھے چوبیس ہزار
سو پیدا ہوے اس سے پیغمبراں — ہوئے رہنما ہادی دو جہاں
یہ طالع سے میرے بھی قطرے جھڑکے — نبیؐ اور رسل رہے ہو کھڑے
بھی دوسرے مراتب بونداں کی ہزار — فرشتے ہوئے اُن سے یوں بے شمار
پیشانی کی بونداں ستی استوار — ہوا عرش اللہ کا برقرار
سو وہ عرش ایسا بڑا ہی عظیم — کہ قدرت سے اپنی رکھا مستقیم
جہاں لگ ہی دنیا میں ڈونگر بھر — زمیں آسماں اور یہ بحر و شجر
یہ سب لار کھے عرش اعظم اوپر — دسے پھول جوں پھولا نکے ڈھال پر
عرش میں سو چودہ قندیلاں لگے — سدا جوت سے اس کی وہ جگمگے
جو ہر ایک قندیل میں سر بسر — بھنور کی طرح نکلے ہو جلد تر
اگر اڑے پانسو برس کی رہ چلے — سو تب جاکے وہ دوسری جا ملے
نکل ایک بوند زلف سیدھی ستی — ہوا تخت رب کا وہ بوندے سبھی

سو ہیں لعل ویاقوت کے قفل سب
ہر اک آسماں میں ملک کئی ہزار
کتے اک رکوع اور سجدے میں ہیں
سدا قوت اونکی خدا کی ہے یاد
ہیں طاعت میں رہتے وہ سارے ملک
ڈالو نیں گال سے سات بونداں گریاں
روایت میں کرتا ہوں پہلا نسی اپنال
کہوں ہیں کہ پہلی زمیں خاک ہے
بھی تیسری زمیں سب سونے کی ہے وہ
زمیں پانچویں ہے زمرد رخام
بھی موتی کی ہے ساتویں سب زمیں
پیشانی سے پھر آٹھ بونداں گریاں
روایت میرے سے زیادہ یہ سخن
ہے فردوس اور ہے دار القرار
بھی ہے پانچواں نام دار السلام
ہے دار النعیم اور جنت نعیم
زمیں اس بہشت کی سو روپے کی ہے

کنجی اوسکی جانے وہی پاک رب
سو ہر تبے میں اکا نہیں کچھ شمار
کتیک وہاں قیام اور تسبیح میں ہیں
خدا کی عبادت میں ہیں دلکشاد
اسی حال میں وہ قیامت تلک
ہوے سات طبقاں زمیں کے عیاں
سو ہر اک زمیں کا کہوں کھول حال
ہے دوسری زمیں سو وے پاچ ہے
ہے چوتھی زمیں خاص کندن سے تو
چھٹی ہے زمیں سو لوہے کی تمام
کئے بات تحقیق علم الیقین
ہویاں ان ستی آٹھ سب جنتاں
کر موتی سے ہے بے بہا یہ سخن
ہے ماوٰی بھی اور خلد جنت چہار
کہوں کھول کر میں سو باتی تمام
زمیں سے ہوئے آٹھ جنت قدیم
بہشت اور باتی سو سونے کی ہے

ٹھڈی کی بوند سے ہوا پانی سحاب
سو چشمہ ہے پانی کا آب حباب

گلے سے پڑی بوند اسی ہی تو جان
وہ پیدائش ہے پاک مریم بیجان

بھی ہیں چھٹے اولعزم پیغمبراں
ہیں گردن کی بونداں سے وہ دلبراں

سو کاندھے سے دو بوند پڑے سر بسر
سو خورشید ہے اول ہے دویم چندر

دوجے کاندھے کی بوند ستی دلفروز
اول بوند سے ہے رات دوجے سے روز

سید ہے بازو کی بوند سے بوبکرؓ یار
کہ سارے وہ یاراں میں ہیں یار غار

ڈانویں بازو کی بوند سے عادل عمرؓ
کہ بیٹے کو مارا شرع کے اوپر

سو سینے کی بوند سے بھی عثمانؓ ہیں
وہ داماد اور جامع قرآن ہیں

پڑا پشت کا بوند یک بے بہا
ہوئے اس سے حیدر علیؓ مرتضیٰ

سیدھے ہاتھ کی بوند سے اے عزیز
یقیں اس سے پیدا ہوا پانچ چیز

عطا موسیٰؑ کا اور انگشتری
سلیماں کی خاتم نگیں بہتری

نیچے بوند سے یوسف کا حسن اکٹھکر
چوتھے بوند سے حیدر کی ہی ذوالفقار

سو ہے پانچویں بوند سے یہ دلیل
کہ آدمؑ کو امداد ہوئی ہے زبیل

پڑیاں پانچ بونداں ڈانویں ہاتھ کی
تجھے میں ہوں کہتا سو وہ بات بھی

اول بوند سے سدرۃ المنتہیٰ
دوجے بوند سے ہے درخت طوبیٰ

تیجے بوند سے حوض کوثر گھنیر
بھرا ہے گلاب آب خوشبو منیر

پڑا بوند جو تھا سو آدمؑ ہوا
ہے پنجم وہ قطرے سے مایا حوا

سقر اور نار اور سعیر ہاویہ
سو ہے ساتواں نار خطرہ وہیں
بھی دوزخ کے دروازے ہیں نامدار
لگے ہینگے دس بھر کے اس دوار کون
بلند دو ہزار برس سے کم نہیں
انگاروں کے ہیں ڈھیر خوں دو نگراں
چھوٹے سانپ کو حکم ہووے تو وہ
وہ سانپوں کے منہ سے بھی نکلے زہر
گرے اک تی زہر وہاں سے نکل
سو دوزخ کے آگ وہ بہت تیز تر
جو مغرب کے حجرے میں آتش اچھے
پگلجاوے بھیجا جو گرمی کے سات
کہاں لگ کہوں میں وہ دوزخ کی بات
بیاں تک تھا لازم جو کچھ بولنا
گری زلف سیدھی سی دو بوند آ
بھی ڈالویں دو بونداں جو آگے بہار
دوجے مرتبہ زلف سیدھی سی بھر

جہنم سوں دوزخ بھی پیدا کیا
ہوے سات دوزخ بھی ہیں سو یقیں
سو ستر ہزار برس پر وہ قرار
تغل اندروں کے ہیں سب نا سول
بغیر سانپ اجگر کے کم نہیں یقیں
بھی پھنکارے اوپر وہاں اجگراں
پگلجاوے ارض و سماوات کو
سو کئی کونڈیاں زہر سے ہویں بھر
جو کچھ دنیا میں ہے جو جاوے پگل
سدا وگد گے آگ وہ سربسر
تو مشرق طرف آدمی کو لگے
اتی تیز تر آگ ہے وہ کجات
بیاں اس کا بیحد ہے کئی لاکھ وہات
بہت کم سو اس کا بیاں کھولنا
سو وہ باد صرصر در فرث ہوا
رعد اور بجلی ہوئی آشکار
دو بونداں پڑیاں سو وہ ٹھار کر

کیا ابتدا میں اوسے جا سلام — سو وہ پھر کے بولا علیک السلام
زباں کھول بولا نین بادی ستی — لگا بولنے با تیزی سے بھی
کہ تم کون ہو اور کیوں کر یہاں — یہ آنا ہوا کیوں کرو مجھ بیاں
سو یوں کر کہے کیفیت جبرئیلؑ — کہا نور سے پاک رب الجلیل
کہ اے نور بادی سے یوں بول اتھوں — کہ تو جیسا بندہ ویسا میں بھی ہوں
کہے پھر کر پوچھا میں بادی ہی یوں — کہ تو کون ہے اور یہاں ہے سو کیوں
سو باوا کہا آنس دھرتا ہوں میں — میری آرزو ہے سو کرتا ہوں میں
کہا نور اسکو بندے کی مراد — بندے ساتھ نین ہے تو رکھ اعتقاد
میرے نور کی جو حقیقت ہے اب — کیا آفرینش کو اس بھانت رب
تیرے میں تو کچھ عیب ہے یا نہیں — سو یہ بات تحقیق کہہ میرے تئیں
سو بادی نے بولا کہ اے نور تر — میرا عیب کیا ہے کہو سر بسر
کہے بعد یوں کہ محمدؐ رسول — تو عالم کے ہے یا نہیں گرد و دھول
سدا منہہ چھپا کر کرے گشت تو — نہ دیکھے خدا کی خلق تیرا منہ
سو باوا کیا اے رسولِ خدا — کیا میں میرا جان تم پر فدا
کہ بیشک تیرے میں نہ کچھ عیب ہے — خدا تجکو بخشا علم غیب سے
سو یہ بات سنکر محمدؐ نبیؐ — یوں بولے پھر اکر سو بادی کی بھی
ہے بے عیب وہ خالقِ بے نظیر — ہے سب خلق اوسکی وہ ہے دستگیر

بھی جنت کی حوراں نکل باہر آ
کبھی بہت خوشحال ہوا ایک حور
بچھے وہ تبسم سے ایک دانت بھار
نبی کے سواک دانت کا نورا و
سو دانتوں کو ایسا دیا تھا وہ نور
بہشت کے بھی یاقوت کے بازواں
نبی کا حلق جوں شہد کی صفات
سو جنت کے یاقوت اور لعل سے
بہشت کی تھی مانند سنبل شتال
قدم دونوں کافور ستیں کیا
خبر ہے جو یہ نور نامہ پڑھے
جو پڑھتا اسے اور سنتا اوسے
سو سنکر نکیر آکے تربت منے
اوجالا قبر میں قیامت تلک
قبر بیچ رونق بہشت کی رہے
اگرچہ وہ ہو گا گناہوں بھیسر
ہزاروں ہویں گر گنہ بیشمار

تمہارے سو دیدار کی آس لا
کہ یہ روشنی اس کے دانتو نکا نور
دکھلائے خوشحالی سو احمد وہ ٹھار
زمیں سے عرش تک تھا جھلکار او
خجل جو تسے اسکے ہوں ماہ و سور
لحم مشک خوبی سے جنت رواں
شہد بہشت کی ذات تھا اسکی سات
سینہ کو کیے لعل و یاقوت سے
محمدؐ کے سب سر کے تھے ایسی بال
عبادت کے خاطر خدا نے کیا
بھی مجلس میں کوئی اسکو سنے
برابر سنے کے ثواب ہر کسے
نہ ہرگز اسے آوینگے پوچھنے
رہیں اسکی خدمت میں حور و ملک
بھی ہمسایہ اسکو نبیاں کا ملے
کنکر اور بالو جوں ڈونگر پتھر
کرم سے وہ بخشے گا پروردگار

اسیواسطے نین روایت کیا — کہ دل کھول رب سے دعا یوں منگا

مناجات کرتا ہوں اے پاک رب — میرا ہیگا نقصان گنہ کے سبب

کہوں کس زبان سے میں اے بے نیاز — کہ عفو گنہ کا تو ہو کارساز

میرے میں بجز عیب طاعت نہیں — سو کچھ مجھ میں نیکی کی طاقت نہیں

ہمیشہ میں کرتا ہوں رازی مدام — برائی کے ہر کام سے پاک نام

میں ہر دم کیا ہوں گنہ بے شمار — تو کہتا ہوں اے پاک پروردگار

تری نعمتوں پر ہوں خوش بیشتر — عبادت تو سب میں گیا بھول کر

ہوا اور حرص میں رہا روز و شب — خدا اور نبی کو گیا بھول سب

بھی جس کا ہو نور رہنما ای خدا — وہ تجھ یاد سے اک رتی نین جدا

بھی جس پر غضب کی نظر تو کرے — خلق بیچ گمراہ ہو وہ پھرے

نظر کر کرم کی تو اے بے نیاز — تجھے چشم روشن دے کر سرفراز

کرم کی نظر کر تو بندوں اوپر — کہ تجھ بن رتی نار ہے بھول کر

تیرے سے جو کوئی آکے واصل ہووے — تو اس ساتھ سب خلق شامل ہووے

تیری رحمتوں سے میں پرنور ہوں — اور ہوں خلق کے درمیاں مخمور ہوں

میں منگتا ہوں دن رات رب الرحیم — تیرے در پہ رکھ مجکوں اے حق کریم

ہے قدرت تجھے قادر ذوالجلال — کرے پل میں کئی لکھ گنہ پائمال

میرے سب گناہاں تو برباد کر — مجھے یہ گناہوں سے آزاد کر

بیان وفات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم

بھی بعد از میرے نام پر ایک بار
بر آوے مراد اوسکی ہر حال میں
میں عاجز ہوں حضرت نبیؐ کا غلام
کہا نور نامہ کا جب یہ کلام
مرتب کیا نور نامہ یہ تمام

پڑھے فاتحہ بندہ کردگار
دعا ہے میری یہ دل جان سیں
کرم کر میرے پر تو اے ذوالکرام
پڑھا فاتحہ ختم کر انصرام
بحق محمدؐ علیہ السلام

تمام شد

حمد رب العالمین ونعت سید المرسلینؐ واصحاب کبارؓ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہی ہے سزاوار حمد و ثنا
کہ جسکی نہیں ابتدا انتہا
وہ بیشک ہے عالم کا پروردگار
کیا جس نے قدرت سے سب آشکار
حبیب اس کا وہ سید پاک ہے
کہ جسکی صفت میں یہ لولاک ہے
محمد کی کیا جاہ و تمکین ہے
شہا جسکی طٰہٰ و یٰسین ہے
اور اس دوست کے ہیں گے مشہور یار
کہ صد آفریں باد بر ہر چہار

ہمہ آل و اصحاب خیر الانام
خدا کا ہے ان پر درود و سلام

بیان جانا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا عائشہ رضؓ کے گھر میں

کہے عائشہ رضؓ سے تو سن میری بات
کہ پہنچی قریب آکے میری وفات

سنا عائشہ نے کہا اے نصیب
قیامت کا دن آکے پہنچا قریب

وہ روتی تھیں اور پوچھتی تھیں یہ بات
کہو مجھ سے یا سرور کائنات

محمد نے تب عائشہ رضؓ سے کہا
کہ عرصہ کئی دن کا باقی رہا

کہا عائشہ رضؓ نے کہ سردار من
نہلا وے گا کون اور دیگا کفن

کہا مجکو نہلا وینگے اہل بیت
کفن دینگے مجکو میرے اہل بیت

کہا عائشہ نے پڑھے گا نماز
کسے حکم ہے ای نبیؐ پاک باز

کہا جب جنازہ ہو میرا تیار
تو کردیجو خالی گھر ایک بار

پڑھے گا میرا خالق اول نماز
کرے گا مجھے پھر وہی سرفراز

اور بعد اسکے جبرئیل آکر نماز
پڑھیگا میری بانیاز وگداز

پھر آکر کے آخر ملایک تمام
پڑھینگے نماز اور بھیجیں سلام

وہ تس پیچھے باصد نیاز وگداز
میرے اہلبیت آ پڑھینگے نماز

پھر آوینگے عورات سب مل تمام
پڑھیں گے نماز اور بھیجیں سلام

بیان آنا جبرئیل علیہ السلام کا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس

اگر رو برو میرے تو جاوے مر
ہنسیں عائشہ رضؓ اور کہا یا رسولؐ
میرے حجرے میں وہ رہی تیرے پاس
محمدؐ نے پھر عائشہ سے کہا
مگر تیرے پہلے ہے سر لے سفر
اسی درد میں پھر ہوئے وہ ملول

دھروں قبر میں دوں کفن خوب تر
میرے بعد عورت کرو تم قبول
ہوئے تمہیں میری الفت کا پاس
جو ہوتا ہی اس سے بہتر کیا
ہوا جاتا ہے بعد ماہ صفر
مرض کیا تھا وہ تھی وفات رسولؐ

بیان شدت تپ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اور پوچھنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا

ہوئے تین دن جب کہ آزار میں
نبیؐ سے کہا ابن مسعود رضؓ نے
کہا اسطرح کی نہیں دیکھی تپ
یہ کسطرح تپ ہے فرمایئے
نبیؐ نے کہا تجھکو کیا ہے خبر
ہے اک حصہ عالم پہ رنج و بلا
جہاں میں انھوں پر ہے دونا عذاب

نہیں اُٹھ سکے حال بیمار میں
ادب سے کھڑا ہو کے جا سامنے
نہیں ہوتا معلوم اسکا سبب
اور اس کا سبب مجکو بتلائے
ہے اسوقت میں تپ مجھی سخت تر
دو چند انبیا پر ہے رنج و بلا
خدا پاس پاویں گے دونا ثواب

کہ جبرئیل آئے ہیں محمد کے پاس
[illegible]
کہا دل کو اپنے کر ہو نہ اداس
خدا نے تمہیں بھیجا ہے سلام
اور پوچھا ہے تمکو وہ ناکام ہو
اگر ہے تمہیں آرزو دیدار کی
شفا دوں ہیں اور نہ ہے دو
جو نہ ہوں پاس جب کہ رضی [illegible]
کہ بندہ ہوں اس کا وہ ہے [illegible]
نبی نے کہا بندہ ہوں اور اس کا
میں بندہ ہوں اس کا [illegible]

بیان آنا [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

مجھے اس میں ہر گز نہیں ہے اختیار
میں راضی ہوں جس میں ہو حق کی رضا
جو اس کی رضا ہو مجھے ہے قبول
نبیؐ سے جو رخصت ہوا ساتھ جبرئیل
نبیؐ نے کہا یہ ہو وقت رحیل

بیان بلانا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو

کیا جب کہ شمار درد و تاب
بلا و بیری فاطمہ کو شتاب
ہوئیں جو زہرا محمدؐ کے پاس
ہوئیں دیکھ کر وہ بہت بے حواس
کر

کرے بابا تم نے بلایا مجھے — یہ احوال اپنا دکھایا مجھے

بلاتے تھے اور مجھ سے کرتے تھے بات — پھر اب کیوں نہیں پوچھتے میری بات

یہ سنتے ہی بس فاطمہؓ کی آواز — گئی آنکھ کھل سید پاک باز

نبیؐ نے لیا فاطمہ کو بلا — لیا ان کو اپنے گلے سے لگا

کہے فاطمہؓ سے یہ آہستہ بات — کئی دن کے ہے بعد میری وفات

یہ سن فاطمہؓ نے وہیں رو دیا — پھر حضرتؐ نے ان کو تسلی دیا

تو کر صبر بیٹی نہ کر غم الم — تیری عمر کے بھی رہے روز کم

یہ سن فاطمہؓ نے وہیں ہنس دیا — تعجب یہ دیکھ عائشہؓ نے کیا

لگیں پوچھنے فاطمہؓ سے یہ بات — کہے تم سے کیا سرور کائنات

نہایت مجھے یہ تعجب ہوا — کہ روتے ہوئے تم نے پھر ہنس دیا

کہا فاطمہؓ نے کہ کھاؤ قسم — کسی سے نہیں کہنے کی راز غم

کہے تھے یہی مجھ سے آہستہ بات — کہ پہنچی قریب آکے میری وفات

میں سنتے ہی اس بات کو رو دیا — یہ حضرت نے میری تسلی کیا

صفر بعد ہوگا میرا اب سفر — میرے بعد پھر ہوگا تیرا سفر

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سات کنوئیں کا پانی مانگنے میں

کہا فاطمہؓ نے یہ کیا ہے سبب
کہا اس نے اے پاک زہرا بتولؓ
کہا زہراؓ نے کیا ہے چابک کا کام
کہا سچ پیمبر ہیں بیمار زار
کہ مشہور اوس کا عکاشہ ہے نام
محمدؐ کے یک وقت چابک کا ہاتھ
شتر پر لگا یا جو چابک کے تئیں
سو وہ آج دعوے پہ موجود ہے
عجب ہے مصیبت بڑے ہے غضب
وہ بیشک ہے اب ہو گیا سنگدل
لگیں کہنے زہرا عجب وہ فضول
نہیں جانتا یہ نبیؐ ہے رسولؐ
اے سلمانؓ تو جا کرا سے دے قسم
عکاشہ نے سلمانؓ سے سن یہ پیام
پھرا وہاں سے سلمانؓ ہوا نا امید
عکاشہ نہیں بات کرتا قبول
کہا فاطمہؓ نے بعد درد و غم

تو اسطرح جلدی سے آیا تھا کب
منگائے ہیں چابک خدا کے رسول
کہ ہیں سخت بیمار خیر الانام
ہے اے فاطمہؓ اک محمدؐ کا یار
ہے اس نے منگایا بجلدی تمام
عکاشہ سفر میں کھڑا تھا جو ساتھ
لگا پشت پر جسم عکاشہ کے وہیں
نہ جانیں کہ کیا اسکو بہبود ہے
نبی پر کسل بھی ہے رنج و تعب
دل اپنے میں ہوتا نہیں منفعل
کہ مانند لیسے بدلا کرے ہے وصول
کسل ہے وہ اب ہو رہا ہے ملول
کہ کرتا ہے کیا یہ نبی پر ستم
نہ مانا کہا آج لوں انتقام
کہا جا کے پھر فاطمہؓ سے یہ بھید
وہ چابک مجھے جلد لا دے بتولؓ
خدایا یہ کیا ہے نبی پر ستم

واصحابہ وسلم کا یاروں کو

نبیؐ پڑھ کے اُس دم نمازِ ظہر
نصیحت لگے کرنے منبر اوپر

کہ اے دوستو تم کرو کام نیک
کہ ہو جس سے آخر سرانجام نیک

اور عادت بدی کی جو کچھ تم میں ہو
تو اس وقت تا کہدو میرے روبرو

تمہارے لیے پھر کروں میں دعا
کہ سب خوئے بد تم سے کھووے خدا

بیان کرنا ایک اصحابی کا اپنے عیب کو حضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے

کہا ایک نے اے شفیع الامم
یہ دو عیب کا میرے دل میں ہے غم

مجھے جھوٹ کہنے کی عادت پڑی
نہیں کوئی اس سے شقاوت بڑی

اور ہے دوسرے مجکو بسیار خواب
کہ بسیار خوابی ہے آخر خراب

کری پھر رسولِ خدا نے دعا
خدا اس مرض سے تجھے دے شفا

نصیحت سے جس دم وہ فارغ ہوئے
پھر آئے وہ حجرے میں میمونہؓ کے

وہاں تپ نے غلبہ کیا زور سے
نہیں اُٹھ سکے تھے کسی طور سے

لگے پوچھنے اب کہ جاؤں کہاں
کہ جانا مجھے ہے ضروری وہاں

عمرؓ سے کہا جا تو اب ہو امام ۔ یہ فرمائے ہیں مجکو خیر الانام
عمرؓ نے امامت جو کی اختیار ۔ قرارت کو پڑھنے لگے آشکار
حبیب خدا کو ہوئی یہ خبر ۔ امامت پر اب مستعد ہے عمرؓ
لگے کہنے جا کر تو کہہ اے بلالؓ ۔ عمرؓ سے کہ اس کا نہ کر تو خیال
ابوبکرؓ کو حکم میں نے دیا ۔ کہ ہو سب جماعت کا وہ مقتدا
یہ سنکر جو دوڑے بہت سا بلالؓ ۔ گئے پاس بوبکرؓ کے بے ملال
یہ ارشاد تمکو کیے ہیں رسولؐ ۔ ابوبکرؓ کر تو امامت قبول
یہ سنکر عمرؓ نے امامت نہ کی ۔ کہ ایسا نہ ہو پھر خفا ہوں نبیؐ
ہوئے دل میں اپنے بہت منفعل ۔ ربیعہ کو غصہ کیا ہو خجل
ابوبکرؓ سنکر ہوئے پھر امام ۔ او سیدم ہوئے مستعد بر قیام
جو لہیں آگیا ان کے دلمیں خیال ۔ کہ ہے یہ جگہ سید باکمال
اٹھا دل میں بوبکرؓ کے جوش غم ۔ زمیں پر گرے ہو کے بیتاب دم
سب اصحاب اور یار رونے لگے ۔ سبھی عقل اور ہوش کھونے لگے
ہوا جب جماعت میں شور و فغاں ۔ سنے یہ خبر سید دو جہاں
لگے پوچھنے پھر کیا یہ طور ہے ۔ جماعت کا کچھ طور بیطور ہے
کہا فاطمہؓ نے یہ کر زار زار ۔ کہ سب یار و اصحاب ہیں بیقرار
جو دیکھا ہے خالی مکاں آپ کا ۔ نہ پایا وہاں کچھ نشاں آپ کا

بیان پوچھنا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اور جواب دینا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

سوا رحم اسپر نہ رکھنا نظر — ہوئی چاہتی ہے وہ اب بے پدر
ذرا بات میں بیٹھ وہ ہوگی ملول — وہی کیجیو جس میں خوش ہو بتول

بیان پوچھنا بی بی فاطمہؓ کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ قیامت کے دن میں آپ کو کہاں پاؤنگی

کہا فاطمہؓ نے یہ ہو زار زار — کہو مجھ سے اے سید نامدار
قیامت میں تم کو کہاں پاؤنگی — کسے پوچھتی میں کہاں جاؤنگی
خلایق وہاں ہوے حاضر تمام — تمہیں کسطرح پاؤنگی یا امام
کہا ہوں گا میں پاس میزان کے — کرم سے خداوند سبحان کے
وہاں اپنی امت کو لے بر محل — تلاؤنگا امت کے سارے عمل
گنہ اونکے حق میں بخشاؤں گا — انھیں لے کے جنت میں پھر جاونگا
کہا فاطمہؓ نے نہ پاؤں وہاں — تو پھر کس طرف پھر میں جاؤں کہاں
کہے پاس دوزخ کے پاوگی تو — میرے ڈھونڈھنے کو جو آویگی تو
گنہگار امت بد و نیک کو — نکالوں گا دوزخ سے ہر ایک کو
کہا گر وہاں بھی نہ پاوں تمہیں — کدھر ڈھونڈھنے پھر میں جاؤں تمہیں
کہے پلصراط اوپر آنا ضرور — وہاں بھی مرا جانا ہوگا ضرور

بیان سوال کرنا بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بیان فرمانا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو

بیان پیغام لانا جبرئیل علیہ السلام کا اور پوچھنا مزاج حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق تعالیٰ کی طرف سے

نبیؐ نے کیا فاطمہؓ سے خطاب ۔ نواسوں کو میرے تو لا اب شتاب
وہیں فاطمہ نے بلایا شتاب ۔ دے حاضر ہوئے وہاں بصد اضطراب
نواسوں نے دیکھا نبیؐ کا یہ حال ۔ لگے کرنے وہ گریہ زاری کمال
حسنؓ اپنا منہ اونکے منہ پر دھرے ۔ حسینؓ ان کے سینے سے جا کر لگے
کہا اے میرے نانا بہات ہے ۔ نہیں اب تو کہنے کی کچھ بات ہے
کہے پھر نبی نے کہ اے جان جان ۔ ہے حافظ تمہارا وہ رب جہاں
یہ کہکر کے دونوں کو بوسہ دیا ۔ بہت پیار کرکے دلاسا دیا
جہاں تک تھے حاضر وہاں خاص و عام ۔ کہے اونسے یہ بات خیر الانام
جہاں بیچ میں اب چھوڑتا ہوں دو چیز ۔ دل و جان سے ان کو رکھنا عزیز
سنو دل سے اول یہ قرآن ہے ۔ تمہارا یہی دین و ایمان ہے
اور ہیں دوسرے میرے دو نور عین ۔ امام حسنؓ اور امام حسینؓ
کرو ان کی تعظیم و عزت تمام ۔ خدا تم سے راضی رہے گا مدام

بیان فرمانا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حضرت علیؓ کو اداے قرض کے لئے

نبیؐ نے بلایا علیؓ کو شتاب ۔ یہ فرمایا حق میں علیؓ کے خطاب
اسامہؓ کو جب میں نے رخصت کیا ۔ یہودی سے میں نے قرض تھا لیا

بیان آنا ملک الموت کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حق تعالیٰ کی طرف سے بیان آنا جبرئیل علیہ السلام کا

خدا پاس سے لا جواب و سوال [illegible]

[illegible]

اسی وقت جبرئیل آیا شتاب
خدا پاس [illegible] جواب
لگا کہنے جبرئیل [illegible]
میں لایا ہوں [illegible]

سنا نا پھر اُس نے اک آواز دی
کہ سُنتے ہی بس فاطمہؓ ڈر گئی

ہنسی کی گئی آنکھ اتنے میں کھُل
کہا کون کرتا ہے یہ شور و غل

کہا فاطمہؓ نے کوئی ہے عرب
کھڑا شور کرتا ہے یہ بے ادب

نبیؐ نے کہا سُن تو اے میری جاں
عرب ہے نہیں موت کا ہے نشاں

جدا تم سے مجکو کرے گا یہی
میری جانِ کو آج لے گا یہی

اور امت کے سر سے نبیؐ کو جدا
کرے گا یہی آج دیکھو یہ کیا

نبیؐ نے کیا فاطمہ سے خطاب
کہ دروازہ کو کھولدو اب شتاب

کہا فاطمہؓ نے نہ کھولوں گی در
یہ کس طرح گھر میں کریگا گذر

نبیؐ نے کہا فاطمہؓ سے وہیں
کہ اے فاطمہؓ تو سمجھتی نہیں

جو عرشِ بریں سے یہ پہنچا ہے اب
در و بام سے پھر اٹکتا ہے کب

بہت اسکو میرے ادب کا ہے پاس
اسی سے نہیں آیا میرے وہ پاس

بیان پوچھنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا عزرائیل علیہ السّلام سے کہ کیا حکم ہے؟

نبیؐ نے کہا اے نشانِ قضا
تو آیا ہے کس پر مجھے دے بتا

کہ کیا حکم ہے میرے خالق کا اب
میں بندہ ہوں اسکا وہ ہے میرا رب

فرشتہ قضا نے کیا پھر سلام
ادب سے کھڑا ہو گیا سُن کلام

وفات نامہ حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبیؐ نے کہا [illegible]

[illegible]

نبیؐ نے

نبیؐ نے کہا اور دے خوشخبر — کہ زیادہ خوشی کا ہوں میں منتظر
کہا رب ہے مشتاق دیدار کا — کہ جوں منتظر یار ہو یار کا
کہا ہے وہ میرا رحیم و کریم — میرے حال پر اُسکا لطف ہے قدیم
جو نے کہا گرچہ بہتر ہے سب — تسلی نہیں اس میں ہوتی ہے اب
کہ یہ میری امت گنہگار ہے — میرے پیچھے کون ان کا غمخوار ہے
اے جبریلؑ تو کہہ خدا سے شتاب — شتابی سے دے مجکو اسدم جواب
یہ پیغام لیکر گئے جبرئیلؑ — کہا حق سے جا کر پیام خلیل
یہ فرمایا حق نے تو کہہ جا شتاب — کہ رحمت خدا تجھ پہ ہے بے حساب
گنہ تیری امت نے جتنے کئے — اور نیت زبوں فعل جتنے کئے
برس جو کہ مرنے کے آگے اگر — کرے توبہ بخشوں گنہ سر بسر
یہ پیغام جبریل لایا شتاب — نہ خیر البشر کا گیا اضطراب
نبیؐ نے یہ جبریل سے پھر کہا — شتابی سے پھر تو خدا پاس جا
کہ وعدہ برس کا بہت دور ہے — مجھے دیر اتنی نہ منظور ہے
نبیؐ پاس سے پھر گیا جبرئیلؑ — یہ پیغام کی عرض بہر خلیل
کہا حق نے جبریل سے جا شتاب — تو دے میرے محبوب کو یہ جواب
جو شش ماہ مرنے کے آگے ضرور — کرے توبہ ہوں سب گنہ اسکے دور
یہ پیغام جبریل نے آ کہا — محمدؐ نے اوسکو کہا پھر تو جا

[illegible]

شفاعت میں امت کی پہلے کروں
جو امت نے میری کیے ہیں گناہ
اور ہفتے میں دو بار ہووے خبر
اگر میں سنونگا کہ ہیں فعل نیک
اگر میں سنونگا کہ ہیں فعل بد
کہا جا کے روح الامیں نے پیام
جو کچھ مانگتا ہے یہ میرا رسول
یہ جبریل نے جب سنائی خبر

اسی بات میں شاد و خرم رہوں
جہاں میں وہ رسوا نہ ہو دیں تباہ
جو امت کرے فعل از خیر و شر
تو خوش ہوگا جی سن یہ احوال نیک
کرونگا میں اُن کو دعا بے عدد
خدا نے کہا کہہ نبی کو سلام
مجھے اسکی خاطر سے سب ہے قبول
ہوئے خوش یہ سنتے ہی خیر البشر

بیان تابوت لانا جبرئیل کا حق تعالیٰ کے پاس سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لئے

کہا حق نے زینت سے تابوت ایک
بنا اسکو لیکر نبی پاس جا
یہ کہیو رکھوں اس میں تیرا بدن
نبی نے کہا یہ زمیں خوب ہے
رہیگی جو امت میری خاک میں

کہ خوش رنگ جوں لعل و یاقوت نیک
اور اسکو وہ تابوت بس جا دکھا
یہی مجکو فرمایا ہے ذوالمنن
جگہ اس سے کوئی نہیں خوب ہے
تو رہنا میرا خوب ہے خاک میں

بیان بلانا حضرت کا ملک الموت کو روح قبض کرنے کے لئے

[illegible]

بیان ملک الموت کا روح قبض کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی روح مبارک

[illegible]

بیان ہچکی آنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حالت نزع میں

منگایا پھر اسوقت پانی کا جام	لگے کرنے تر ہاتھ خیرالانام
وہ تر ہاتھ کو منہ پہ مل بار بار	کہتے تھے کہ اے پاک پروردگار
یہ سختی ہے جان کندن آسان کر	میرے درد کا جلد درمان کر

بیان مسواک مانگنا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا عبدالرحمن ابن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے

جو عبدالرحمن بھائی عائشہ کا تھا	لیے ایک مسواک پیادا کھڑا
جو خیر البشر نے نظر اوسپہ کی	کہ مسواک ہے ہاتھ تازی ہری
کہا عائشہ نے کہ مسواک کو	شتابی سے وے سید پاک کو
محمد نے مسواک اسدم جو کی	وہ مسواک پھر عائشہ ہی کو دی

بیان انتقال حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا

لیے عائشہ سر تھیں آغوش میں	غم و درد سے وہ نہ تھیں ہوش میں
پھر اسوقت از حکم پروردگار	لگی روح کرنے بدن سے فرار
پھر اسدم رہیں ہاتھ دونو اٹھا	مناجات حق سے وہ کرنے لگا
رہے ہاتھ دونو جو سینے اوپر	معطر ہوا مشک سے سارا گھر
دوشنبہ کا دن تھا جو وقت صبح	بدن سے ہوئی اونکی پرواز روح

بیان آواز دینا ابلیس علیہ اللعنہ کا غسل کے منع کرنے میں

[illegible]

بیان پھر آواز آنا حضرت خضر علیہ السلام کی وقت غسل دینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے

[illegible]

یہ آیا ہے قرآن میں ذو فنون ‏— خدا نے کہا اِنَّکُمْ مَیِّتُوْنَ
عمرؓ نے ابوبکرؓ سے یہ سنا ‏— لیا اپنی تلوار کو پھر چھپا
گئے پھر ابوبکرؓ منبر کے پاس ‏— نصیحت کری یاروں کو بیقیاس
کہ ہے جسم جسکو اوسے موت ہے ‏— ہوا آج خیر البشر فوت ہے
کرو کام سب ملکے دین کا شتاب ‏— ثواب اس کا پاؤ گے تم بے حساب
شریعت محمدؐ کی قایم رہے ‏— جہاں میں طریق اس کا دایم رہے

بیان خلیفہ ہونا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا

عمر کو یہ سنتے ہی آیا قرار ‏— ابوبکرؓ کے گرد آ بیٹھے یار
کہ شفقت پہ بیٹھے ہوئے تھی صدیقؓ ‏— وہاں یاران کے ہوئے سب رفیق
وہاں ان کو ہوئی خلیفہ گری ‏— خدا نے انھیں یہ بزرگی دی
نبیؐ نے کیا اول ان کو امام ‏— ہوئے پھر نبیؐ کے وہ قایم مقام

بیان غسل دینا حضرت کو اور آواز آنا حضرت خضرؑ کی

ہوے مستعد غسل پر اہل بیت ‏— تیاری میں تھے سربسر اہل بیت
تھے جتنے وہاں روتے تھے زار زار ‏— کسی کے نہ دل میں صبر و قرار
اک آواز آئی وہاں ناگہاں ‏— کرو صبر دل میں نہ شور و فغاں

[illegible]

کیا بند عباسؓ نے در کے تین	پکارے پھر انصار اگر وہیں

بیان آنا انصار رضی اللہ عنہ کا

علیؓ کو قسم دے خدا و رسولؐ	کہ یہ بات میری تو آپ کر قبول
کہ ہوں غسل احمدؐ میں میں بھی شریک	تجھے ہے قسم وحدہٗ لاشریک
علیؓ نے کہا حجرے میں آشتاب	کہ ہو تو بھی اسوقت داخل تو آب
وہ آیا نہ پایا مگر دخل و مان	کھڑا رہ گیا جا کے اندر مکان
علیؓ نے کیا ہاتھ کپڑوں سے بند	اسی ہاتھ سے دھویا سب بند بند
اسامہ و سفران دونوں بہم	لگے پانی کو ڈالنے دمبدم
جو دھویا بدن پاک کو تین بار	اول زآب خالص پھر آب بر کنار
سوم زآب کافور پاکیزہ تر	تھا دھویا بدن آپ کا سربسر
جو آب آنکھ اور ناف میں رہ گیا	علیؓ نے لیا چوس منہ کو لگا
ہوا ان کو علم لدنی حصول	کئے تھے وصیت اسے یہ رسولؐ
ہوا غسل سے جبکہ تن پاک و صاف	نچوڑا وہ تر پیرہن پاک و صاف
حنوط اوسپہ چھڑکا جو کر کر نگاہ	ملا مشک و کافور بر سجدہ گاہ
بنایا کفن پاک کپڑا اسفید	ہوئے سب کنارے سنا تھا یہ بھید
پڑھی خالق اکبر نے اول نماز	پڑھی آخر اور دن نے بھی با نیاز

کسی نے نہ ساتھ انکا اسدم کیا — دیا اپنے ہاتھوں زمیں میں دبا
کہو دوستی کی یہی شرط ہے — کہ پھر دل سے دل کو یہی ربط ہے
یہ کس طرح کے ہو گئے سنگدل — کیا اپنے ہاتھوں اسے زیرِ گِل
کہا فاطمہ رضؓ نے ہر اک یار نے — کہ لاچار ہم سب ہیں مختار سے
غم و درد کا اب بیاں کیا کریں — کہ سب پر عیاں ہے عیاں کیا کریں
کہیں کیا کہ جو دل پہ غم دھر گئے — غم اس کے سبے سارا جہاں بھر گئے
نہیں اور غم کی ہے کچھ انتہا — کہ جبرئیل روتا ہے در منتہا

بیان آنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا شام سے مدینہ میں بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

دیا چھوڑ یاروں نے اکثر مقام — گیا کوئی مکہ گیا کوئی شام
مؤذن جو مسجد کا تھا وہ بلال رضؓ — گیا شام کو با دلِ پُر ملال
نبیؐ نے دکھایا اسے ایک خواب — کیا خواب میں اسکے تئیں یہ خطاب
مدینے سے تو کیوں پڑا جا کے دور — تجھے چھوڑنا کیا تھا میرا حضور
یہ سنتے ہی اوٹھا وہاں سے بلال رضؓ — غم و رنج میں تھا بھرا مالا مال
جو کوئی راہ میں اسکو ملتا گیا — پھر احوال اس کا گیا پوچھتا
کہا اس نے سب تو بدستور ہیں — مرا پردۂ غم میں مستور ہیں

وفات نامہ حضرت سیدۃ النساء خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا ابتدا میں بنام خدا
کہ مارے جلاوے وپالے سدا

محمدؐ نبی سید المرسلینؐ
حبیب خدا رحمۃ العالمینؐ

محمدؐ کے جو خاص ہیں چار یار
درود اں انھوں پر اچھو بیشمار

دگر بار بولوں سنو یہ قصا
وفات جب سے پائے ہیں خیر النساءؓ

محمدؐ جو اک رات آ خواب میں
کہے فاطمہؓ کو اسی باب میں

سنو تم دنیا آؤ مجھ پاس یہاں
جدائی میں میری نکو رو وہاں

جو دیکھے اوٹھے فاطمہؓ خواب میں
اوٹھے رو پڑے غم کے گرداب میں

حسنؓ اور حسینؓ کو بلا فاطمہؓ
شفقت سے بولے کہ لے جان ما

لگا اپنے سینہ سے دونو کے تئیں
لگے دیکھ منہ اونکا رونے کے تئیں

کنگھی کر کے دونوں کے زلفونکے بال
سنوارے ایسی فاطمہؓ جو کے لال

دیچھے پیرہن اونکے دھونے لگے
بچوں کو پہنا کر کے رونے لگے

پکاتی ہوں روٹی پکا دے گا کون
کھلاؤں بچوں کو کھلا دیگا کون

ایسے میں جو دیکھے علیؓ اونکا حال
پوچھے فاطمہؓ سے یہ کیا ہے بیاں

سنو یا علیؓ مجھ پیارے ہیں او ❊ وے مجھ دکھی کے دکھیارے ہیں او

انھیں کے اوپر بھی ظلم ہووے گا ❊ زمیں آسماں دیکھ کر رووے گا

دوئم تم جنازہ آپس ہاتھ سوں ❊ دفن مجکو کرنا آدھی رات کوں

سیوم میری تربت پہ آیا کرو ❊ الیکی شفقت کا فاتحہ کرو

مہر تم کو بخشی ہیں بہر خدا ❊ مجھے آج دل سے کرو تم جدا

ملوں گی میں آرات کو خواب میں ❊ تمہاری محبت کے گرداب میں

ہوئی ہو اگر مجھ سے کوئی خطا ❊ تمہیں بخشو مجھ کو شیر خدا

علیؓ یوں کہے ہیں کہ حضرت بتولؓ ❊ میری تین باتیں کرو تم قبول

اول کہیو محمدؐ کو میرا سلام ❊ دوئم مجکو بخشو تمہیں نیک نام

ایس میں کیے ہیں عہد اس رضا ❊ وہ خاتون جنت علیؓ مرتضیٰ

اسے میں ملک موت آ کر وہیں ❊ حکم مجکو دینا بھیتر آؤں میں

مرے تین جو ہاتف دیا یوں ندا ❊ بلا وینگے تجکو سو تو گھر میں جا

اسی واسطے میں کھڑا منتظر ❊ رضا دو میں آؤں سو گھر کے بھیتر

کھڑا جام لے موت کا باندھ کر ❊ سہاگن کو پل میں سٹوں رانڈ کر

جو آوے کوئی گر میرے دام میں ❊ نہ دوں ایک پل اسکو آرام میں

گدا بادشاہ اور وزیراں اوپر ❊ میرا دبدبہ سب امیراں اوپر

میں اک پل میں ہو گھر اوجاڑا کروں ❊ کہ ماں بچوں کو دکھیارا کروں

جگر پر جدائی کے زخماں لگے
علیؓ اسوقت غم سے رنجور تھے
کریں آہ و نالے علیؓ نامدار
اسی دکھ سے حیدرؓ کی چھاتی پھٹی
اگرچہ تمھیں دودھ بخشا اچھے
فقر و فاقۂ فاطمہؓ سوس کر
کروں کیا کہ نیں جیو میرے ہاتھ نین
اسی دکھ سے میرا درد نا چلے
کہو زندگانی سو کیوں کر کٹے
علیؓ نے پکارا کہ اے ذوالجلال
کہ تیرے نبیؐ کے نواسے ہیں یہ
بھی تابوت کبو کر بکالو نگا میں
بچوں کو صبر کی توفیق دے
اتے میں ہوا حکم بیگی کرو
تیرے دو بچوں کو سبنھالونگا میں
علیؓ تجھ سے مجکو پیارے ہیں وہ
ہوا حکم رب کا سو جبریلؑ کو

بچھر کر دیکھو فاطمہؓ اب چلے
بچوں کی غریبی سے دل چور تھے
کہیں یہ مدینہ ہوا اب اوجاڑ
کہے آج مجھ گھر کی بستی لوٹی
ولے آگ دل کی سو کیونکر بجھے
کہ جنت میں جاتے ہیں افسوس کر
ولے جان دیتا ہیں اس بات میں
مجھے چھوڑ کر فاطمہؓ کیوں چلے
ہمن کو مدینے میں روتے سٹے
میرے دو بچوں کی خبر لے اتبال
شہیدوں کے سرتاج خاصی ہیں یہ
بچوں کو سو کیونکر سبنھالونگا میں
اپسکی محبت کا تو ذوق دے
لیجا فاطمہؓ کو قبر میں دھرو
کہ بن مانکے ہیں ان کو پالونگا میں
عرش کے میرے دو کنگورے ہیں وہ
سبنھالو تمھیں جاکے حسنینؓ کو

مناجات حق تعالے
جلت شانہ کی درگاہ میں

ترجمہ سر الشہادتین منظومہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد رب العالمین و نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر سکے کب خامہ وصف اسکا رقم
جو کہ خود ہے خالقِ لوح و قلم

دو زباں رکھتا ہے لیکن آشکار
لال ہے ہر اک بوصفِ کردگار

کون کر سکتا ہے وصفِ کبریا
جس نے سب کون و مکاں پیدا کیا

عقل کے پر اس جگہ ہیں سوختہ
بےخبر اک طفلِ ناآموختہ

عقل کا کتنا ہی ہو روشن چراغ
پر کہاں ملتا ہے اس رہ کا سراغ

کیا مجال اسجا جو پہنچے عقلِ کل
ہاں مگر ہو ہیر و ختمِ رسلؐ

کون وہ یعنے محمدؐ مصطفےٰ
فخرِ آدم مالکِ ہر دو سرا

وصف ہو جس کا کلام اللہ میں
نعت کا اوسکی کہاں یارا ہمیں

جسکے تھا فرمان میں جبرئیل امین
اور کھڑا رہتا تھا حاضر بر زمیں

ملتجی ہر اک نبی حق سے ہوا
تا کہ ہووے اُمتِ خیر الوریٰ

اس کے اصحابوں کا یہ تھا مرتبہ
دوسرا ویسا نہ پھر کوئی ہوا

خاص ہیں چار عنصرِ دین ہوا
داعیِ عالم بہ آئین رسولؐ

رحمت خالق ہے اوپر حشر تک
جنتی قطعی ہیں سب بے ریب و شک

بیان مخصوص ہونے اعزاز شہادت کا حسنین کو
عوض حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اک طریقہ پر نہیں لیل و نہار — اسکی نیرنگی ہے سب پر آشکار
چار دن دنیا کا ہے عیش و سُرور — آخر آخر ہے فنا سب کو ضرور
چاہئے انسان کو کچھ ایسا کرے — زندۂ جاوید جس سے رہے
یعنے ایسا چھوڑ جائے یادگار — حشر تک ہو نام جس سے برقرار
یہ سمجھ کر قصد دل میں نے کیا — کہ کروں تصنیف ایسی دلربا
تاکہ ہو مقبول پیشِ ہوشمند — سُن کے اسکو سب کریں دل میں پسند
جب ہوے آگاہ یار و آشنا — متفق سب نے ہو یہ مجھ سے کہا
کر رقم احوال تو حسنین کا — جس میں ہووے فائدہ دارین کا
یہ سخن ایسکہ تھا دُرِ ثمین کو — کان میں پڑتے کہا میں آفریں
مرحبا کیا نیک دی تم نے صلاح — جس سے ہو دارین کی مجکو فلاح
پھر ہوا یہ قصد گر لکھتا ہوں حال — وہ لکھوں جس سے میسر ہو کمال
کیونکہ حال راست اونکا کیا ہی کم — گر مجیب ہیں سچ اوپر رویگی ہم
اور جو اکثر خلق رونے کے لئے — جھوٹے جھوٹے افترا ہیں باندھتی
ہوتے ناحق ہیں معذب جھوٹ پر — وہ محبت ہے عداوت سے بتر
الغرض میں نے کیا سب سے حذر — اک شہادت نامہ ڈھونڈھا معتبر
ہیں مؤلف جس کے شہ عبدالعزیز — قدوۂ ارباب تحقیق و تمیز
جو محقق حال ہے حسنین رض کا — اس رسالہ میں انھوں نے ہے لکھا

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو شہادت حاصل ہونے کا سبب

نوع را چوں شکر نعمتها بداد / هم شکر از شکر درگاهش نهاد

الغرض نبیوں کے جو جو وصف تھے / آپ کو سب حق تعالیٰ نے دئے

بلکہ افزوں کچھ دئے انکو کمال / سب سے بہتر کر دیئے انکے خصال

کتنے انواع ولایت تھے کہ خاص / حق نے بخشا اسمیں انکو اختصاص

ہر نبی کو تھی ولایت لا کلام / پر نہ تھا یہ جامعیت کا مقام

جملہ انواعِ ولایت بالتمام / ختم شد بر سید فخر الانام

تھے علی الاطلاق محبوب خدا / اور کو یہ مرتبہ حاصل نہ تھا

گرچہ تھے سارے نبی محبوب حق / تھے نہ اس افراط سے مطلوب حق

انتہا سے اصطفےٰ کے مرتبے / ابتدا سے حق نے تھے ان کو دئے

اس میں بھی سب انبیا سے تھی فزوں / کم ہے جو وصف اوسکا اسمیں لکھوں

حق کو دیکھا اپنے ہے بے حجاب / آنکھ سے یوں جیسے دن کو آفتاب

تھے نبی سب محو دیدار خدا / قلب تھا ناظر پہ تن محجوب تھا

اس طرح بے پردہ دیدِ کبریا / خاص تھی بہر جناب مصطفےٰ

اور تھا خاص اس جناب پاک کو / رتبۂ قرب آلہ اے نیک خو

حق نے وصف اونکا ہے قرآں میں لکھا / قاب قوسین اور او ادنیٰ لکھا

ہے شفاعت میں یہ رتبہ آپ کا / شافع محشر ہیں وہ روز جزا

اپنی امت کے لئے ہر اک نبی / حشر میں حضرت سے ہونگے ملتجی

اسلئے حضرت کو بار اس سے رکھا
یہ کمال اور اونپر نہیں حاصل ہوا

بیان مخصوص ہونا شہادت حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کو واسطے کامل کمالات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

گر شہادت آپ کو ہوتی کہیں ⁂ لاکھوں فتنے دین میں ہوتے وہیں
گر شدی ایں وصف ہم بروے تمام ⁂ منکسر شانش شدی پیش عوام
شوکت اسلام میں ہوتا خلل ⁂ کہتے یہ کفار کلمہ برمحل
دی شکست آخر پیمبرؐ کے تئیں ⁂ یعنے اس سردار محشر کے تئیں
دین میں بس صاف آتا اختلال ⁂ کسر شان دین ہو جاتی کمال
اور اگر مخفی شہادت پاتے آپ ⁂ ناگہاں پوشیدہ مارے جاتے آپ
جس طرح بعضے خلیفوں کا ہے حال ⁂ جو نہیں شہرت کو پہنچا ہے کمال
بعضے واقف اس سے ہیں بعضے نہیں ⁂ اور نہیں مشہور ہے وہ ہر کہیں
یوں شہادت پاتے گر خیر البشرؐ ⁂ کب یہ وصف عالم میں ہوتا مشتہر
بلکہ اس میں کچھ نہ تھا فخر نبیؐ ⁂ کیونکہ یہ پوری شہادت بھی نہ تھی
ہے شہادتِ کاملہ کا یہ طریق ⁂ کشتہ ہوویں لوگ اور سارے رفیق
جو سفر میں اور سختی ہو کمال ⁂ تشنگی اور بھوک سے ہوں خستہ حال
نعش ہو اوسکی زمیں پر خوار زار ⁂ کشتہ ہوویں گرد اوسکے بے شمار
یعنے کشتہ ہوں عزیز اور یار سب ⁂ اور ہو مال اوسکا غارت بے سبب
ہوں گرفتار اوسکی ساری عورتیں ⁂ گریہ و زاری یتیم اوسکی کریں
خالصاً للہ باتیں ہوں تمام ⁂ سب شہادت سے ہو کامل لاکلام
الغرض تھا ہر طرح اس میں فساد ⁂ جانتا تھا خوب وہ رب العباد

بیان مخصوص ہونا شہادت خفی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو

جو شہادت دو طرح پر ہوئی ایک خفی دوسری جلی خفی حضرت حسن کو

مثل آئینہ کیا حسنین کو ‎ ‎ دیدہ حال سید کونین کو

چونکہ آں نور خدا تقسیم شد ‎ ‎ نور اول احمد با میم شد

فاطمہ آمد ازاں نور الٰہ ‎ ‎ بضعۃ مِنّی براں باشد گواہ

آں عفیفہ با علیؓ تزویج یافت ‎ ‎ ہمچو ماہ و مہر بازآں نور تافت

شمعہائے نور آں ہر دو کرم ‎ ‎ شبر و شبیر یک نورے دو نام

ہر یکے نور نبیؐ نور خدا ‎ ‎ موج از دریا کجا باشد جدا

بر سرِ شاں ہرچہ آمد از الم ‎ ‎ رفت آں بر فرق سلطان امم

چوں لب نوش حسنؓ سم نوش شد ‎ ‎ لعل شیرین نبیؐ خاموش شد

زیر حلقش ریزۂ الماس شد ‎ ‎ قاطع امعاء خیر الناس شد

گشت اخضر رنگ روئے آں صبیح ‎ ‎ سبز شد چشمہ شہنشاہِ ملیح

بعد نوبت او حسینؓ ہم شد شہید ‎ ‎ رفت بر فرق نبیؐ تیغ یزید

نیز بر پیشانی آں مہ جبیں ‎ ‎ خون رواں بر روئے ختم المرسلیں

سینۂ او مورد طعن سناں ‎ ‎ پارہ پارہ مصدر صدر نشاں

از جراحتہا تنش خونبار شد ‎ ‎ غرق بحر خوں شہ مختار شد

سر بریدش تیغ بُرّان جفا ‎ ‎ گشت بے پیکر سر بدر الدجیٰ

تشنگی آں اسپر و تشنہ لب ‎ ‎ خشکی لبہائے سلطان عرب

اسپ او مغفور تیغ اہل رے ‎ ‎ ناقہ خیمہ او را گردید پے

بیان مخصوص ہونا شہادت جلی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو

جو کہ قسمت میں ہے وہ ہوگا ضرور
بھاگنا تقدیر سے کیا ہے ضرور

دست قدرت نے جسے جو لکھدیا
اسقدر لاریب اسکو ہوئیگا

خالی کب اس کا ارادہ جائے ہے
ہر طرح ہر وضع سے پیش آئی ہے

جو کہ بہتر ہیں اونھیں رتبہ ہے اور
ماسوا اوروں کا کچھ ہے اور طور

اب سُنو حالِ حسینؓ ابن علیؓ
ہیں نواسے چھوٹے حضرتؐ کے وہی

دو تنزی جو تھی شہادت مشتہر
وہ ہوئی اونکے تئیں باکرّوفر

بسکہ وہ اعلام رکھتی تھی تمام
مطلع اُس سے ہوئے خاص و عام

تھا خدا کو کرنا اُس کا آشکار
وحی بھی نازل ہوئی دو چار بار

لائے جبرئیلؑ اور فرشتے بھی خبر
تاکہ آگاہ اُس سے ہوں خیر البشرؐ

ذکر تعیینِ مکان واقعہ
شرح تقدیر زمانِ واقعہ

یعنے ارضِ ماریہ ہے وہ مقام
جس جگہ پر قتل ہوویگا امام

اور ہنگامِ شہادت ہے یہ بس
ہوویگا ہجرت سے اکسٹھواں برس

پھر امیر المومنینؓ نے دی خبر
کر دیا اس واقعہ کو مشتہر

جب سفر صفین کا ان کو ہوا
واقعہ کرب و بلا کا سب کہا

بعد ازاں یہ حادثہ جدم ہوا
حق نے کتنی طرح سے واضح کیا

ایک اس شہرت سے ہی یہ ماجرا
واقعہ جبدم شہادت کا ہوا

کربلا کی خاک وہ خوں ہو گئی
لائے تھے جبرئیلؑ جو پیش نبیؐ

حسنین رضی اللہ عنہما کو

اب اشارہ اسطرف کرتا ہوں میں — باتیں جو اس جا تعلق رکھتی ہیں
یعنے وہ دونوں نواسے آپ کے — لخت دل اور بیٹے اس سرور کے تھے
بسکہ ہیں یہ دونوں فرزند نبیؐ — یہ شہادت تھی شہادت آپ کی
جو کہ گذرا حال ہے حسنینؓ پر — تھا بعینہ سید الثقلین پر
اور فرزندی ہے ثابت دو طرح — جس کے سننے سے ہو مومن کو فرح
اولاً سب لوگ ہیں یہ جانتے — تھے نواسے یہ رسولؐ اللہ کے
اور نواسا جد کا ہے لخت جگر — ہے نواسے کے تئیں حکم پسر
حضرت عیسیٰؑ بھی اسی واسطے — آل اسرائیل میں داخل ہوئے
کیونکہ ہم مریم بنت عمراں بایقیں — حضرت اسرائیل کی اولاد تھیں
ماں کی جانب سے نسب اونکا ملا — جا کے اسرائیلیوں میں برملا
سنئے اسرائیل کی تحقیق اب — حضرت یعقوبؑ کا ہیگا لقب
بس اسی انداز سے حسنینؓ بھی — تھے نواسے پر ہیں فرزند نبیؐ
قسم ثانی یہاں سے بنتی بریا — آپنے بیٹا انہیں اپنا کیا
بارہا فرماتے تھے خیر البشرؐ — جانو تم حسنینؓ کو میرا پسر
کتنی وجہوں سے ہے ثابت یہ مقال — اک روایت کا سنو ابیں ہے حال

روایت حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ و اصحابہ وسلم کا

بیان حسنینؓ کا جمال

حسن ابن عباس سے حسنین ابن علی سے اس طرح ہے کہ کرالفت
رتبہ حسنین کا ہے اے اسقدر زینت سے
تھی حبیب ان کے لیے اپنے حبیب النبیین
دوست ان کا دوست ہے بھی تھا انہیں
دشمن ان کا مجھ سے

بیان دوسری وجہ جو حسنین
رضی اللہ عنہما کا آئینہ محبوب
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کا ہونا ہے

محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم لئے معاینہ کے لیے

بمنزل آئینہ کے ہونا

آگے اب سنئے کہ فرزندی سوا
جس سے تھی انکی شہادت بالیقیں
تھے یہ مرآت کمالِ فرزندی
تھا جمالِ احمدی بیشک عیاں
یہ طریقہ دو طرح ثابت ہوا
پہلے رکھتے تھے سیادت مطلقہ
یہ نہ تھا سردار وہ تھے بعض کے
ناکوئی اس بات کا لاوے خیال
تھی سیادت اس سبب انکو حصول
اور محدث کرتے ہیں اسکا بیاں
ہیں وہ سردارِ جوانانِ بہشت
غیر عیسیٰؑ اور یحییٰؑ ہر جواں
اس ہی رتبہ کے ہیں اے اہلِ دیں
جس کسیکو بغض ہو حسنینؑ کا

اور بھی حسنینؑ میں اک امر تھا
داخلِ اوصافِ ختم المرسلیں
بہر دیدار جمالِ احمدیؐ
دیدہ سے حسنینؑ کے اے دوستاں
اس طرح سے ہے بیاں اسکو کیا
یعنے سرداری تھی ان کو تامہ
بلکہ خلق اللہ کے وہ سردار تھے
تھے دو بیٹے فاطمہؓ کے بیمثال
بلکہ ہے اس امر میں حکم رسولؐ
جو کہا خیر البشرؐ نے بے گماں
جن سے دونی ہو گئی شان بہشت
رتبہ جنت میں ایسے کم ہیں جواں
ان کی حُبّ ہے حبِ ختم المرسلیںؐ
ہے وہ دشمن صاحبِ قوسین کا

وہ بیان اس طرح سے ہے بیان
سمجھو اس میں سبب ان کو ہے ترجمان
تھی وہ صورت جب نبی مصطفےٰ
دیکھنا تھا جب رسول اللہ دیں

بیان تیسری وجہ

دیکھ بخاری یوں انسؓ سے کا نقل
سب کرو یاد اور ہے گر ہوش عقل
تھا نہیں کوئی مشابہ بار سول
جیسے تھے وہ شبیہ حسنؓ ابن بتولؑ
اور یوں ہی کہتے تھے درحق حسینؓ
تھے وہ اشبہ بار سولِ عالمین
ترمذی نے اسطرح کی ہے نقل
نقل کی حضرت علیؓ نے تفصیل وار
بیچ کے ہے سرتک تھا مشابہ اسکا
تھا مشابہ اسفل جسم حسینؓ

اور تن اسفل تھا بعینہ صاحب کو لاکر جدا
الغرض تھے ہو بہو دونوں جدا
درمیانِ جسم دو جانِ مصطفےٰ

بیان مختصر سبطالم
کی بزرگی کا

بیان کرو جو بیاں ہو چکا ہے کا ہے علم
بعد ازاں حال شہادت کو عیاں
سبط

بیان شہادت حضرت امام حسنؓ جعدہ پرچھتا

سبطِ اکبر کے سنو بیٹے کمال
جعفر صادق امامِ مقبلاں
سیدِ عالم حسنؓ ابن علیؓ
راہِ حق میں اسقدر سرگرم تھے
گو کہ گھوڑے تے سواری کو کھڑے
بخشا سب راہِ خدا میں اپنا مال
اس طرح دو بار حضرت نے کیا
کچھ نہ رکھا پاس جز نامِ خدا
تین بار ایسا کیا تقسیم مال
نعل اور موزے تلک ایسا کیا

پھر سنو انکی شہادت کا بھی حال
باپ سے کرتے ہیں اپنے یوں بیاں
سرورِ گیتی ولی ابن ولی
پندرہ حج تھے پیادہ پا کئے
ملتفت ان کی طرف ہوتے نہ تھے
کچھ نہ لائے مطلقاً اس کا خیال
بخشا سب راہِ خدا میں جو کہ تھا
مرحبا کیا جود تھی صد مرحبا
بخشا آدھے کو براہ ذوالجلال
ایک رکھا ایک اس میں بھی دیا

بیان تاریخ شہادت امام حسنؓ

اب شہادت کا سنو حضرت کے حال
سالِ رحلت جب لگا انچاسواں
تھی ربیع الاولیں کی ابتدا

ہے اصح اور معتبر تر یہ مقال
تب ہوئے وہ دارِ فانی سے رواں
یا کہ تھی شہرِ صفر کی انتہا

قولِ ثانی ہے مگر مشہور تر
ہے زبانِ خلق پر مذکور تر

[illegible]

ہاں ارادہ ہے کروں اسکو ہلاک ۔ آپ کو جس نے کیا ہے دردناک
تب کہا اُن سے حسنؑ نے برملا ۔ جس پہ میرا ہے گماں گر وہ ہوا
حق تعالیٰ اسکو بدلا دیگا سخت ۔ قہر میں اسکو وہ اپنے لیگا سخت
تم سے اور ہم سے ہے وہ عالی مقام ۔ اُس سے لیویگا وہ بھی انتقام
گر نہیں وہ شخص جس پر ہے خیال ۔ میں نہیں خواہاں بربّ ذوالجلال
قتل ہووے فائدہ میرے سبب ۔ اس عمل سے پاک ہو دی کیا عجب
پھر کے فرمایا حسنؑ نے یہ کلام ۔ پیشتر مجھکو پلایا سم کا جام
مجھپہ تو گذری نہ ایسی تھی کبھی ۔ اسکے بارے جیسی یہ حالت ہوئی
ہوگیا ٹکڑے جگر میرا تمام ۔ کردیا آخر کو اس نے میرا کام
پھر کیا حضرت نے بعد انتقال ۔ تھا مدینے میں قیامت کا سا حال
غم کی بدلی سب کے دل پر چھاگئی ۔ زردی چہرے پر سبھوں کے آگئی
دل ہوا کلفت سے سارا چاک چاک ۔ عیش و عشرت نے اوڑائی سر پہ خاک
پڑگئے ناسورِ غم دل میں تمام ۔ سب لگے رونے وہاں پر خاص و عام
شعلۂ دل پہنچا تھا ہفتم فلک ۔ غم میں تھے کیا انس کیا جن و ملک
ہوگیا گھر سارا وہ ماتمکدہ ۔ جو نظر آتا تھا وہ آفت زدہ
شور آہ و نالہ یہ برپا ہوا ۔ تھا قیامت کا سماں پیدا ہوا
جیب و داماں چاک سب کا ہوگیا ۔ جو کہ گذرا اس جگہ پر رو گیا

بیان تاریخ تولد و عمر مبارک امام حسن رضی اللہ عنہ کی

[illegible]

بیان واقعہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا

[illegible]

اب سنو جہری شہادت کا بیان
ہے حسینؑ ابن علیؓ کا ماجرا
اب کرو اس حادثہ کو زیب گوش
ابن سفیان امیر شام کا
تخت پر بیٹھا یزید پر جفا
تھا رجب اور ساٹھواں ہجرت ۶۰ سال
ے عرب سے تا بہ مصر و روم و شام
تھا جہاں تک حکم اس بیدین کا
ہیں مسلماں جتنے ہر اک ملک میں
اور اک نامہ لکھا سوئے ولید
تھا مدینہ کا وہ عامل بد نہاد
ہیں مدینہ میں حسینؑ ابن علیؓ
نامہ اس مضمون کا جب پہنچا وہاں
اوسکی ہرگز آپ نے بیعت نہ کی
تھے جگر زہرا کے اور آل رسولؐ
جب مدینے میں ہوا یہ ماجرا
چارم شعبان کیا وہاں سے سفر

جس کے ماتم میں ہیں سب کون و مکان
اس ولی ابن ولی کا ماجرا
جسکے سننے سے اڑے جاتے ہیں ہوش
کوچ جب اس دار فانی سے ہوا
سلطنت پر باپ کی قابض ہوا
جبکہ بیٹھا تخت پر وہ بد خصال
تھا عمل میں اس شقی کے باتمام
اوس نے ہر اک جا پہ یہ نامہ لکھا
انکو لازم ہے میری بیعت کریں
اور کیا ثبت اس میں یہ حکم شدید
ذو فنون تھا اور بڑا اوازون نژاد
تم طلب ان سے کرو بیعت مری
کی طلب بیعت کی او نے اُس نے ماں
تھا شرابی وہ لعین تھا اور شقی
اوسکی بیعت کس طرح کرتے قبول
ہو منغض کوچ مکہ کا کیا
آ کے مکے میں رہے وہ نامور

بیان شہادت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کی

پہنچے جب کوفہ میں مسلمؓ ایک بار — جمع لوگ اس جا ہوئے بارہ ہزار
پاکہ تھا اس بھی زاید اژدحام — جمع تھے کوفہ میں سارے خاص و عام
ہاتھ پر مسلمؓ کے بیعت سب نے کی — جان و دل سے انکی نصرت سب نے کی
والیِ کوفہ وہاں نعمانؓ تھے — تھے صحابی وہ رسول اللہ کے
مطلع جو دم ہوئے اس بات سے — کچھ نہیں مانع ہوئے اور چپ رہے
وہاں پہ مسلم ایک تھا ابن یزید — اور عمارہ ناخلف ابن ولید
سب نے اس مضمون کا اک نامہ لکھا — بھیجا وہ سمت یزید بے حیا
آکے مسلمؓ داخل کوفہ ہوا — اہل کوفہ نے کی بیعت برملا
یعنی از ہر حسینؓ ابن علیؓ — ہاتھ پر مسلمؓ کے بیعت سب نے کی
اور والیِ یہاں کا نعمانؓ بشیر — دل سے ہے اس بات بن انکا شریر
نہ کسی سے یہاں تعرض کچھ کیا — نہ کسی سے مطلقاً مانع ہوا
جبکہ پہنچا نامہ یہ پیش یزید — بغض دل میں ہو گیا اسکے مزید
وہاں سے نعمانؓ کو معطل کر دیا — اور عبید اللہ کو حاکم کیا
والی بصرہ عبید اللہ تھا — جائے نعمان آکے وہ حاکم ہوا
اور ڈرایا اہل کوفہ کو تمام — سب پریشاں ہو گئے وہاں خاص و عام
لوگ جو مسلمؓ کے وہاں ہمراہ تھے — او سکے ڈر سے سب پریشاں ہو گئے
آخرش مسلمؓ جو تھے ابن عقیلؓ — کچھ نہ سوجھی اس سوا انکو سبیل

پھر عبید اللہ نے اونسے کہا
گفتگو ان سے کرو تم برملا

دیں رفاقت چھوڑ یہ مسلمؓ کی سب
ہو وینگے مال پر یکدیگر آگے اب

ان کے کہنے سے جدا سب ہوگئے
شام تک بس پانسو آدم رہے

بعد اس کے جب ہوئی شب تیرہ فام
جو کہ باقی رہ گئے تھے تا بہ شام

ان سبھوں نے آخر اپنی راہ لی
ایک نے انکی رفاقت بھی نہ کی

پھر تو مسلمؓ اس جگہ تنہا رہے
تھا نہ کوئی شخص وہاں پاس آپکے

جس گھڑی یا ور نہ وہاں کوئی رہا
قصد پھر مسلمؓ نے چلنے کا کیا

جلد جلد اپنا بڑھایا پھر قدم
اور سرعت سے اٹھایا پھر قدم

راہ طے کرتے چلے جاتے تھے وہ
خوف کچھ دل میں نہیں لاتے تھے وہ

پہنچے آخر گھر میں اک عورت کے جا
اور اس عورت کا طوعہ نام تھا

آپ نے اس سے کیا پانی طلب
لائی وہ پانی پیا حضرت نے سب

پھر وہ اپنے گھر میں انکو لے گئی
جائے حضرت کو وہاں رہنے کو دی

اور عورت ایک رکھتی تھی پسر
اسکو مسلمؓ کی ہوئی جو دم خبر

تھا محمد ابن اشعث کا غلام
اوس نے پہونچایا اسی جا پر پیام

یہ خبر بھیجی عبید اللہ کو
ابن اشعث نے وہ تا آگاہ ہو

اس نے بھیجا ابن اشعث کو وہاں
اور عمر ابن حریث سے ہاں

حضرت مسلمؓ کا تھا جس جا مقام
ہوگیا سب کا وہاں پر ازدحام

بیان روانہ ہونا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا طرف کوفہ کے

کوچ جب حضرت نے اس جا سے کیا — ہر کوئی اس بات سے مانع ہوا
ابن عباسؓ اور تھے ابن عمرؓ — اور جابرؓ اس جگہ نیکو سیر
اور بھی اصحابؓ سب مانع ہوئے — ایک کا کہنا نہ مانے اور چلے
بعد ازاں یہ آپ نے کلمہ کہا — اسطرح حضرت علیؓ سے ہی سُنا
وہ یہ کہتے تھے رسولِ مجتبےٰ — اس طرح فرماتے تھے بدر الدجےٰ
ہے وہ دنبہ ذبح جو ہووے یہاں — یعنے بیت اللہ کے ہو درمیاں
اور ذبح اس جگہ پر ہے حرام — گر ہو دنبہ کچھ نہیں اسمیں کلام
یہ نہیں خواہش کہ میں دنبہ ہوں — خون اس بلدے میں میں اپنا کروں
جو کہ ہونا ہو گا شرطی ہوئیگا — اس مکاں میں ہو سو وہ باہر بھلا
تاکہ حرمت رہوے بیت اللہ کی — بات جو خیر البشرؐ نے تھی کہی
یہ کہا اور اس جگہ سے پھر چلے — اور بیاسی آدمی ہمراہ تھے
اہلبیت اس میں تھے اور باقی تھے یار — تھے وہ سب حضرتؓ کے دلسے جاں نثار
درمیانِ راہ جب پہنچے حسینؓ — قتل مسلمؓ کا سُنا با شور و شین
اور پھر جانا جماعت کا تمام — اور پریشاں ہونا خلقت کا تمام
جب سنی ازباب کوفہ کی دغا — قصد پھر حضرت نے مکّے کا کیا
بھائی مسلمؓ کے جو بس ہمراہ تھے — تھے ممد وہ اور معاون آپ کے
عرض کی اے صاحبِ عالی صفات — ہمکو سوگند خدائے پاک ذات

ہے یہ سب کرب و بلا اپنے نصیب | کشتہ ہونگے اس جگہ ہم عنقریب
بعد ازاں حضرات کے جو ہمراہ تھے | اور ترے سب اس سرزمیں پر آنکے
اور اتارا وہاں اسباب سفر | جو کہ تھا ہمراہ شاہ بحر و بر
کرنے بھی وہاں پہ کیا اپنا مقام | روبروئے خیمۂ ذو احتشام

بیان بھیجنا عبید اللہ ابن زیاد کا لشکر بدنہاد کو واسطے قتل حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے

بے ادب ہونا نہیں بہتر دلا | جو کہ ہو انداز سے وہ ہے بھلا
جو کہ ہیں کم ظرف اور کم حوصلہ | تھوڑے ہی پر ہیں مچلاتے ولولہ
صاف جاتے ہیں خدا کو دل سے بھول | حکم سے خالق کے کرتے ہیں عدول
اولیا کو آپ سا ہیں جانتے | حق کو باطل سے نہیں پہچانتے
یہ نہیں ہیں جانتے وہ روسیاہ | اس میں ہو گی عاقبت آخر تباہ
تھا عبید اللہ جو ابن زیاد | بانی ظلم و جفا شر و فساد
جب سنا اس نے کہ سبط مصطفیٰ | آکے پہنچے تا بدشت کربلا
شقی لعیں نے آپ کو نامہ لکھا | اور کرکے بند قاصد کو دیا
تھی خلاصہ یہ غرض پیغام کی | تا کریں بیعت امیر شام کی
جبکہ اس خط کو لے آیا نامہ بر | شاہ دیں نے پڑھ کے وہ مضمون شر

بیشتر اس فوج میں وہ لوگ تھے ۔ جو کہ مسلم سے تھے بیعت کر چکے
الغرض کرشاہ دیں سے سب عدول ۔ ہو گئے تھے دشمنِ آلِ رسول

بیان قتال کرنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے اصحاب کا فوج اشقیا سے اور شہادت پانا اصحابوں کا

جب ہوئے اس بات سے واقف حسینؓ ۔ یعنے وہ ختمِ رسل کے نورعین
جمع جو یہ ہیں گروہِ اشقیا ۔ ساتھ میرے سب لڑینگے برملا
آپنے یاروں سے اپنے یہ کہا ۔ کھود و خندق گرد خیمے کے ذرا
اک طرف سے راہ کل باقی رہے ۔ بس وہی رہ آنے جانے کی رہے
حکم جس صورت سے حضرت نے کیا ۔ وہیں فی الفور اس طریقے پر ہوا
بعد اس کے لشکر ابن سعد کا ۔ مستعد پھر جنگ حضرت پر ہوا
پارۂ دل تھا جو زہراؓ کا حسینؑ ۔ اور رسولِ مجتبیٰ کا نور عین
آن کر انکو احاطہ میں کیا ۔ ازدحام ایسا پہ لشکر کا ہوا
شاہِ دیں نے جب یہ دیکھا ماجرا ۔ ہر طرف سے ہے ہجومِ اشقیا
آپ نے بھی حکم یاروں کو کیا ۔ تا مسلح ہو کے نکلیں برملا
پھر کھینچی جس وقت تیغ آبدار ۔ تھی قیامت اس جگہ پر آشکار
تھے جو اصحابِ شہ کون و مکاں ۔ کیا شجاعت کا کروں انکی بیاں

بیان شہادت پانا شاہِ کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا

اے مسلمانوں یہ ہے رونیکی جا
قتل ہوتا ہے حسینؑ کربلا

خاندان مصطفےٰؐ ہوتا ہے قتل
نورِ چشم مرتضےٰؓ ہوتا ہے قتل

گلشن احمد پہ آتی ہے خزاں
شاخ سے گل کو گراتی ہے خزاں

ظلم کی چلتی ہے تیغ آبدار
ذبح ہوتا ہے حسینؑ نامدار

ہو رہا ہے ہر طرف شور و فغاں
ہے فلک کی آنکھ سے آنسو رواں

باغ جو سرسبز تھا کٹتا ہے اب
بےگنہ بےجرم بےتقصیر سب

فاطمہؓ کے لعل کا کٹتا ہے سر
کیوں نہ پانی سنگ کا ہووے جگر

خاک میں ملتی ہے آلِ مصطفےٰ
چاہتی ہے گل ہو شمع مرتضےٰ

اشقیا کا سب طرف سے ہے ہجوم
مچ رہی ہے ہر طرف ناہونکی دھوم

سب گئے مارے نہیں کوئی شفیق
ہے فقط ذاتِ خدا ان کی رفیق

مونس و ہمدم نہیں کوئی رہا
ہے فقط چشم و چراغ مصطفےٰ

کیوں نہ ہو ہر ایک کے ٹکڑے جگر
قتل سبطِ مصطفےٰ کی ہے خبر

یعنے جسدم قتل سارے ہو گئے
اور امیر کربلا باقی رہے

نہ رہا کوئی رفیق انکا وہاں
تھا مگر باقی خداوند جہاں

صاف

صاف تھا چہرہ جو وہ پرخون کا — خون سے روئے زمیں گلگوں ہوا

آہ جس چہرے کا بوسہ لیں رسولؐ — زخمکاری اسکو یوں ہو حصول

آہ جو خیر البشر کا ہو جگر — ظلم کے اسکو لگیں تیغ و تبر

پھر سنان ابن انس آیا وہاں — اور لگائی اس لعین نے اک سناں

واہ کیا مہمان کی تعظیم کی — آب و دلنے بن رہے آل نبیؐ

آخرش پانی کی جا دی آب تیغ — اور عوض نان کے سناں دی بیدریغ

آیا پھر بعد اسکے خولی نابکار — تاکہ سر حضرت کا کاٹے ایکبار

لرزہ اس کے ہاتھ میں پیدا ہوا — کاٹنے سے سر کے بس وہ رک گیا

آیا پھر خولی کا بھائی بدنہاد — نام اس کا جو شبل ابن زیاد

اس لعیں نے سر کیا تن سے جدا — اور خولی کے حوالے کر دیا

آہ وہ سر اس مصیبت سے کٹے — جس کا تکیہ زانوئے احمدؐ بنے

بعد ازاں شمر لعیں نے یہ کہا — حکم اس خیل شیاطیں کو دیا

اپنے اپنے ہو کے گھوڑے پر سوار — روندو تم نعش مبارک ایکبار

اس طرح سے ان لعینوں نے کیا — نعش کو ٹاپوں سے گھوڑے کے ملا

پڑ گیا اسدم زمیں میں زلزلہ — ہوگیا جن و ملک پر ولولہ

آسماں سے خون کا دریا بہا — اور جنوں نے مرثیہ غم کا پڑھا

پھول ہو جس جسم نازک پر گراں — ہائے ہو ٹاپوں کا اس پر یوں نشاں

[illegible]

بیان تاریخ شہادت
دیکھئے تحقیق عمر مبارک
حضرت امام حسینؓ

یہ شہادت روز عاشورہ ہوئی [illegible]

عمر تھی حضرت کی چھپن سال کی
اور مہینے پانچ اور دن پانچ بھی

روایت جبرئیل و بتانا جناب
پیغمبرؐ کا حضرت امام کی
شہادت سے واقف ہونا

ہے بیاں اس بات کا یہاں پر ضرور
کتنے اہل بیت اس جا ساتھ تھے
پانچ بھائی آپ کے ہمراہ تھے
ایک عثمانؓ دوسرے عباسؓ نام
پانچویں اس میں سے عبد اللہ تھے
تھے علیؓ کے بیٹے یہ پانچوں تمام
تین بیٹے تھے حسنؓ کے نیک ذات
اور عبد اللہ تھے اس میں تیسرے
بھتیجے لکھتے ہیں ابو بکرؓ و حسنؓ
اور تھے دو بیٹے حضرت کے وہاں
اس غزا میں اشقیا کے ہاتھ سے
اور چھوٹے بیٹے عبد اللہؓ تھے
جن کو کہتے ہیں علی اصغرؓ تمام
گود میں تھے قتل گہ میں آپکے
تیر کے لگنے وہ رشکِ ماہِ عید
اور تھے اس جا پسر جعفرؓ کے دو
دوسرے کا نام ان میں عونؓ تھا

تاکہ واقف ہویں سب نزدیک و دور
قتل جو ہمرہ حضرت کے ہوئے
سب جلیل القدر عالیجاہ تھے
اور محمد اور جعفرؓ خوش کلام
سب کو وہاں درجے شہادت کے ملے
نیک خصلت نیک خو عالی مقام
ایک قاسمؓ اور عمرؓ عالی صفات
یہ بھی سب داخل شہادت میں ہوئے
بھی شہید اس جا ہوئے بے ریب وظن
اک علیؓ اکبر تھے ان میں نوجواں
سامنے حضرت کے وہ مارے گئے
حسن و خوبی میں وہ رشکِ ماہ تھے
پیار کرتے تھے بہت ان کو امام
اک شقی نے تیر مارا دور سے
گود میں بس ہوگیا فوراً شہید
ایک ان میں تھے محمد نیک خو
دونوں نے جامِ شہادت وہاں پیا

[illegible]

ابن سعد ہیں اسطرح کرتے بیاں
قول طبرانی کا ہے یہ بے گماں

عائشہ سے لائے ہیں اسکی نقل
تا پیمبرؐ پہونچی ہے اسکی اصل

اس طرح کہتے ہیں ختم الانبیا
دی خبر جبرئیلؑ نے یہ برملا

کشتہ ہوگا میرا بیٹا یہ حسینؑ
یہ میرا آرام دل اور نور عین

مقتل اس کا ہے زمین کربلا
اور لائے خاک وہ وہاں کی اٹھا

اور کہا مجھ سے کہ ہے یہ وہی خاک
جسپہ ہوگا یہ جگر تیرا ہلاک

اسطرح سے کرتے ہیں بغوی کلام
اس سے ہو آگاہ تم اے خاص و عام

روایت دوسری

یہ روایت ہے بہت ہی معتبر
ہیں انسؓ اسطرح سے دیتے خبر

جو کہ باراں پر موکل ہے ملکؑ
او سنے جا ہائے پیغمبر تلک

حکم اسکو حق تعالےٰ نے دیا
اور نازل وہ زمیں پر پھر ہوا

ام سلمہؓ کے تھے گھر خیر البشرؐ
اتر اس جا وہ فرشتہ آنکر

آپ نے یہ ام سلمہؓ سے کہا
یہ نہ ہو گھر میں کوئی آوے چلا

رکھنا دروازے کے گھر کی تم خبر
تا چلا آوے نہ کوئی بے خبر

ام سلمہؓ در پہ بیٹھیں تھیں وہیں
یک بیک آئے حسینؑ مہ جبیں

دوڑ کر کاندھے پہ حضرت کے چڑھے
آپنے الفت سے پھر بوسے دیئے

طوطی نامہ جعفر علیہ الرحمۃ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنو اے طوطیِ روحانیِ من ۔ بکن الفت برنگِ پنجرہ تن
بصد حسرت برآئی آخر از وے ۔ بغفلت الفتِ ایں پنجرہ تا کی
آب و دانہ خود مت بھول طوطی ۔ بخوش الحان خود مت بھول طوطی
نہ ایں آب و نہ ایں دانہ بماند ۔ نہ ایں خانہ نہ صاحبخانہ ماند
نہ تو رہسی نہ یہ پنجرہ رہے گا ۔ بلا کر لال تجکو کیا کہے گا
جو تجکو بات پوچھے لال پیارا ۔ کہ پنجرے بیچ تیں کیا کیا سنوارا
چہ خواہی گفت اے طوطی جوابش ۔ بکن امروز فکر ایں خطابش
دریغا طوطیِ روحانیِ من ۔ کہ گہہ در پنجرہ جسمانیِ تن
نہ گفتی یک سخن از راہ وحدت ۔ نہ ماندی یک نفس با شاہ وحدت
زباں ہر ہزلہ گویہا کشودی ۔ دریغ اوقات خود ضایع نمودی
نمیدانی کہ یہ پنجرہ جو تن کا ۔ گذشد آخر برین حیلہ گفتن کا
کبھی یک سے رہیگا خاک میں جا ۔ نہ جانوں تو کہاں اوڑ جائے گا ہا
بہائی رین تجکو سو دلنے میں ۔ بہا وے دن تجھے دکھ رودنے میں
پیارے لال سے ہوویگا نہ جوڑا ۔ نہ تونے حرص سے کچھ اپنا موڑا

نہ کر کسی پہ ستم سوچ یہ کہ آخر کو — خدا ہی ہے تیرا داد رس وہ داور ہووے گا

اگر چھپائے کسی طرح سے تو اپنا کیا — پر ایک دن کو وہ سب آشکار ہووے گا

ہر اک حلال سے تیرا حساب لیویں گے — ہر اک حرام کا تیرے شمار ہووے گا

تو اپنے کوچ کی کچھ فکر کر یہاں شیدا — کلام سعدی تیرا یادگار ہووے گا

تمام شد

معجزۂ درخت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کر رحم یا خدا خیر الوریٰ کے واسطے — بخش دے مجھکو محمد مصطفےٰ کے واسطے

کر عنایت پیروی اس دو جہاں کے شاہ کی — یا الٰہی دے مجھے الفت رسول اللہ کی

دے ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ کی الفت مجھے — دے علیؓ مرتضیٰ کے عشق کی دولت مجھے

گرچہ عصیاں کا بڑا ہی میرے سر پر بار ہے — پر مرے ستار ستاری تجھے درکار ہے

یوں روایت ہے کہ اک دن ساتھ لیکر اپنے یار — بو جہل آیا نبیؐ کے پاس ہو کے ہوشیار

کوہ پر اس سنگدل نے چڑھ کے حضرتؐ سے کہا — ہو اگر سچے نبی یہ معجزہ دیجے دکھا

گر چہ ہیں گے اس جبل کے یہ نہایت سخت — پھر یہاں سے اس طرح کا ہو پیدا اک درخت

اس کی جڑ سونے کی ہو یا حضرت خیر الانام — ٹہنیاں چاندی کی ہوویں جا بجا اس میں تمام

ہوں زمرد کے وہ پتے اس طرح سے سبز کے تمام — ہو تراوت چشم کو جس سے کہ اے والا صفات

معجزہ ہرنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راوی جانسوز کہتا ہے نبیؐ نے ایکبار — دیکھی اک ہرنی کہ رسی میں بندھی ہے بیقرار

بولی وہ ہرنی کہ اے میرے نبی میرے رسول — عرض اک کرتی ہوں خدمت میں اگر ہووے قبول

اک شکاری نے مجھے رسی سے باندھا ہے ادھر — میرے بچے بھوکے سوتے ہیں ادھر با چشم تر

دودھ بھی ان کو نہیں ہرگز پلا کر آئی ہیں — جو کہ اس رسی کے رگڑوں کی بلا پر آئی ہیں

اے نبی پیارے مجھے تم کھول دو بہر خدا — دودھ ان بچوں کو جا کر میں پلا آؤں ذرا

بولے حضرت جا کے یہاں سے بھگی تو گر وہاں — میں شکاری کو تیرا دونگا بھلا کیونکر نشاں

بولی وہ ضامن خدا اپنا دیے جاتی ہوں میں — اور لیٹے پاؤں دودھ پلوا کر وہیں آتی ہوں میں

رحم کھایا حال بیکس پر شہ ابرار نے — کھول ڈالی اسکی رسی احمد مختار نے

اتنے میں آیا شکاری دوڑا گھبرایا ہوا — بولا بول ہرنی میری جاتی رہی یہ کیا ہوا

بولے پیغمبر کہ ہم نے تیری ہرنی چھوڑ دی — اور گلے کی اسکے رسی بھی ہمیں نے توڑ دی

دودھ بچوں کو نہیں اپنے پلا کر آئے گی — آئے گی وہ آئیگی ہاں وہ مقرر آئیگی

اس نے ہے ضامن دیا اپنے خدائے پاک کو — تو نہ کر غمناک اب اپنے دل غمناک کو

بولا وہ ہرنی بھگی پھر ہاتھ آئی ہے کہیں — فہم میں بھی کچھ بھلا یہ بات آتی ہے کہیں

تھا ابھی کہتا یہ وہ پیش رسول کائنات — اتنے میں ہرنی بھی آ پہونچی لیے بچوں کو ساتھ

سلام حضرت علیہ السّلام پر

السّلام اے سرورِ دنیا و دیں
السّلام اے رحمۃ العالمیں

السّلام اے سِرِّ حق نورِ خدا
السّلام اے بادشاہِ دوسرا

السّلام اے خاتمِ پیغمبراں
السّلام اے باعثِ کون و مکاں

السّلام اے پیشوائے مرسلیںؐ
السّلام اے دستگیرِ مذنبیں

السّلام اے سرورِ ہر دو جہاں
السّلام اے رہبرِ واماندگاں

السّلام اے فخرِ آدم السّلام
السّلام اے شاہِ اعظم السّلام

السّلام اے مظہرِ اسرارِ حق
السّلام اے نورِ حق انوارِ حق

السّلام اے تاجدارِ مشرقیں
السّلام اے حضرتِ جد الحسینؓ

بہر آل و اہلِ بیتِ طاہریں
رحم فرما سیدِ دنیا و دیں

چارۂ بیچارگاں بیچارہ ہوں
رہبرِ گم گشتگاں آوارہ ہوں

دردِ دل کی چارہ سازی کیجیے
بہرِ حق عاجز نوازی کیجیے

رنج و غم نے بے طرح گھیرا مجھے
آسرا ہر حال ہے تیرا مجھے

اپنے در پر اب بلا لیجیے حضور
بہرِ حق کر دیجیے میرے غم کو دور

اب نہ پھرنے دیجیے مجھکو در بدر
در ہو تیرا یا نبیؐ اور میرا سر

ہو مدینہ میں بسر یہ زندگی
ہجر میں جینے سے ہے شرمندگی

تحفۂ صلوٰۃ وسلام بحضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا نبی تم پیشوا ہو الصلوٰۃ والسلام — مقتدا ہو رہنما ہو الصلوٰۃ والسلام

تم ہی ختم الانبیا ہو الصلوٰۃ والسلام — مظہر شان خدا ہو الصلوٰۃ والسلام

تم حبیب کبریا ہو الصلوٰۃ والسلام — تاجدار اہل اصفا ہو الصلوٰۃ والسلام

جلوۂ دیدار اقدس سے مشرف کیجیے — اب تو حاصل مدعا ہو الصلوٰۃ والسلام

ہو طواف کعبہ حاصل آرزوئے دل ہے یہ — لاکھ جاں تم پر فدا ہو الصلوٰۃ والسلام

پہنچکر باغ مدینہ مثل بلبل دمبدم — پھول کر دل کی صدا ہو الصلوٰۃ والسلام

دستگیری کیجیے یثرب میں جا اب دیجیے — سر مرا واں نقش پا ہو الصلوٰۃ والسلام

خاک پر لوٹوں کبھی اور لوں کبھی میں در کو چوم — لب سے یہ ہر دم ادا ہو الصلوٰۃ والسلام

حسرت و غم دور ہو آنکھوں میں تیرا نور ہو — درد دل کی پھر دوا ہو الصلوٰۃ والسلام

اس جمال پاک پر صدقے ہوں آخر جان و دل — دولت رویت عطا ہو الصلوٰۃ والسلام

ہے فدا ہو غیر سے ہو جائے ساری زندگی — اور یہ اپنی غذا ہو الصلوٰۃ والسلام

جان تن سے جبکہ نکلے میری اے جان جہاں — پائے اقدس پر فدا ہو الصلوٰۃ والسلام

تم حبیب کبریا ہو قبلۂ ایمان و دیں — دل مرا قبلہ نما ہو الصلوٰۃ والسلام

ہے عزیز نارسا کی آرزو ماشاہ دیں — تیرے در کا یہ گدا ہو الصلوٰۃ والسلام

تمت

تمام شد

تاج محل فائن آرٹ پریس لکھنؤ

قصیدہ عجیبہ

معجزہ باز و فاختہ

کہوں ایک قصہ نبیؐ پاک کا
ملا جسکو خلعت ہے لولاک کا

کہ ایک دن محمدؐ تھے یاروں کے ساتھ
مدینہ کی مسجد میں کرتے تھے بات

کہ دیکھے میں اک فاختہ اوس گھڑی
لرزتی ہے پیشِ نبیؐ آپڑی

عجب ہو کے پوچھا محمدؐ نے تب
لرزتی پڑی ہے سو ہے کیا سبب

لرزتی پڑی ہے تو کیوں غم سے
کہ دم لینے طاقت نہیں تجھ میں

کہی فاختہ یا رسولِ خدا
کیا باز نے مجھکو گھر سے جدا

ہوئے تین دن گھر سے ویران ہوں
سبب باز کے میں پریشان ہوں

میرے دو بچے ہیں نہیں کچھ خبر
بجز رب کے رکھے کون ان پر نظر

بچوں کے لیے میں نکلی تھی بچارے کے تئیں
یہ کھانے لگا بچہ بچارے کے تئیں

اسی دکھ سے گزرے مجھے تین روز
نہیں چھوڑتا باز پیچھا ہنوز

میں ہوں تو بچوں کی لینی خبر
نبیؐ دور کر دو یہ سب اخطر

میرے سینے میں بھر کے آتا وبال
کہ ہاں بن رہیں بچے کیوں شاد حال

نہ جانوں بچے کرتے کیا ہونگے وہاں
رسولِ خدا مجھ پہ ہو مہربان

محمدؐ میں تم پہ سے قربان ہوں
میرا جی بچا لو میں حیران ہوں

میرا جی ہے قربان بس آپ پر
ہو تم باپ ماں سے مہربان تر

بدن پر نظر کر ہر اک جا میرے — وہ روں گوشت جو مجکو اچھا لگے

کہا باز نے اس گھڑی یوں پکار — سنو بات میری شہِ ذی وقار

دیو گوشت تم اپنے منہ کا مجھے — تو یہ فاختہ آج جی سے بچے

چھری جب لگائے نبیؐ گال کو — کیے غل یہ یاروں نے آرد برو

کہے بوبکرؓ تو میرا گوشت لے — غرض نام احمدؐ کا تو چھوڑ دے

کہا باز نے سُن ابو بکرؓ کو — کہ گوشت آپکا میں نہ لونگا کبھو

کہے پھر عمرؓ گوشت دیتا ہوں میں — میری بات سُن باز فی الحال تیں

کہا باز نے ان کو تم چپ رہو — میری بات میں بات نا تم کہو

سو عثمانؓ کہے باز کے تئیں جتا — میرا گوشت لے بات مت کر ذرا

کہا باز پھر کر یہ عثمانؓ کے تئیں — تمہارا کبھی گوشت لونگا نہ میں

کہے تب یہ مولا علیؓ نے پکار — میرا گوشت لے بات سُن ایکبار

کہا ان کو خاموش پھر باز نے — لگا گوشت منگنے نبیؐ کے کنے

پیچھے شاہ حسنؓ اور حسینؓ امام — کہے باز کو سُن ہمارا کلام

یہ ہم دونوں بھائی کا لو گوشت لے — تو اب دعوے فاختہ چھوڑ دے

کہا باز نے نین ہے بس کسی کا کام — نبیؐ گوشت بن گوشت سب کا حرام

بزاں پھر نبیؐ نے چھری لیکے ہات — کہے باز سے آ ادھر سُن لے بات

کہاں کا تجھے لحم درکار ہے — مجھے جلد کہدے جو کچھ کار ہے

ہمارے کتب خانہ کی جدید بہترین مطبوعات

کرۂ عطار الرحمن

امرد ہوی

پرانی غزلیات کو مات کرنے والی فوٹو والی جدید غزلیات

کتاب	قیمت
گلشن ہند	۳ر
غزلیات ہند	۳ر
غزل کا نیا تحفہ	۲ر
کلام اکبر الہ آبادی	۲ر
محبوب گلدستہ ناگپوری	۲ر
جوہر قوالی	۱ر
انتظار یار	۱ر
محبت کی چوٹ	۱ر
پیام دل	۱ر
جام الفت	۱ر
عمدہ قوال	۱ر
ترانۂ محفل	۱ر
ترانۂ الفت	۱ر
حسن کا مجرم	۱ر
جلوۂ یار	۱ر
رشک لیلیٰ	۱ر
حسن کا تارا	۱ر
پیارو قوال	۱ر
کالو قوال	۱ر
محبت کی مالا	۱ر
کلام اختر	۱ر
کلام بیگم	۱ر
کلام امیر	۱ر
کلام غالب	۱ر
کلام داغ	۱ر
کلام ظفر	۱ر
کلام نشتر	۱ر

کتاب	قیمت
کلام شیدا	۱ر
گلشن رحمت	۱ر
جوگن کی جھولی	۱ر
بازار حسن	۱ر
بہار حسن	۱ر
مصری ناچ	۱ر
بت کافر	۱ر
گلدستہ عید مبارک	۱ر
بہار سخن	۱ر
بہار شیدا	۱ر

مکمل ناٹک [illegible] سوال و جواب کے ساتھ

کتاب	قیمت
لیلیٰ مجنوں	۱ر
شیریں فرہاد	۱ر
اندر سبھا	۱ر
چھوٹا بکاؤلی	۱ر
علی بابا چالیس چور	۱ر
[illegible]	۱ر
بلبل بغداد	۱ر
زرینہ	۱ر
شیام سندر	۱ر
آوارہ شہزادہ	۱ر
افضل حور حرم	۱ر
نقش سلیمانی	۱ر
یہودی کی لڑکی	۱ر
ڈاکو کی لڑکی	۱ر
ستی مہانندا	۱ر
حسن کا غلام	۱ر
مالتی مادھو	۱ر

کتاب	قیمت
رنگیلا راجپوت	۱ر
لال لین	۱ر
عورت کا پیار	۱ر
سیرندھری	۱ر
قسمت کا شکار	۱ر
قاتل مسافر	۱ر
چندی داس	۱ر
فرزند ہند	۱ر
پورن بھگت	۱ر
خواب ہستی	۱ر
بغداد کا چور	۱ر
وسنت سینا	۱ر
غریب کا پیارا	۱ر
سوریہ کماری	۱ر
بھگت پرہلاد	۲ر
ست بیر	۱ر
خاک کا پتلا	۱ر
[illegible]	۱ر
ہندوستان	۱ر
[illegible]	۱ر
[illegible]	۱ر
نور اسلام	۱ر
شان اسلام باغ مصر	۱ر
گن سندری	۲ر
بالا جوبن	۱ر
دیو پری دواہن	۱ر
طلسمی تلوار	۱ر
کالا ناگ	۱ر
ستی ٹیرا	۱ر

کتاب	قیمت
مسمری	۱ر
لوہبی باب	۱ر
زہری سانپ	۲ر
بابا جھنڈر	۲ر
گلرو زرینہ	۲ر
بصری شہزادہ	۲ر

مختلف کتب فوٹو بلاک والی ٹائٹل نہایت نفیس

کتاب	قیمت
شکوہ جواب شکوہ	۳ر
زندہ بھوت	۲ر
باب کلام اللہ	۲ر
عاشق رسول کریم	۲ر
تذکرہ ولادت	۲ر
جمال رحمت	۲ر
پیام رحمت	۲ر
آئینۂ تصوف	۲ر
گنجینۂ اکبری	۲ر
کلام حق مجموعہ	[illegible]
ضرور المؤمنین	[illegible]
مجموعہ [illegible]	۳ر
مجموعہ شہادت نامہ	۲ر
قصہ شاہ زقوم	۳ر
طریقہ فاتحہ	۲ر
اسرار درویش	۲ر
نور نامہ معہ دلہن نامہ	۲ر
سکرات نامہ	۱ر
سخاوت نامہ	۱ر
حجۃ الاسلام	۱ر
وفات نامہ	۱ر

کتاب	قیمت
شادی نامہ	۱ر
نیاز نامہ	۱ر
مناجات اکبری	۱ر
قصہ دائی حلیمہ	۱ر
قصہ شاہ روم	۱ر
بانگ جرس	۱ر
بانگ درا	۱ر
قصہ بی بی مریم	۳ر
زیتون محمد حنیف	۳ر
ملک محمد گیتی افروز	۴ر
ترتیب الصلوٰۃ حنفی	۵ر
ترتیب الصلوٰۃ شافعی	۵ر
مجموعہ بارہ قصہ	۸ر
عورت ڈلہ	۲ر
شجاعت کا ڈنکا	۲ر
یادگار کربلا	۳ر
ذکر ایوب	۳ر
خاتون جنت	۳ر
غوث پاک	۹ر
عملیات رحمانی	۶ر
جنگ حضرت علیؓ	۴ر
حبیب الحجاج	[illegible]
رد ہنود	۳ر
عملیات سلطانی	۶ر
تعلیم نامہ مجلد	۸ر

نوٹ:- ان کے علاوہ عربی فارسی اردو گجراتی ہندی مرہٹی کتابیں ملتی ہیں۔ تاجران کتب سے خاص رعایت کی جاتی ہے۔

حال وارد بمبئی

سلطان حسین تاجر کتب و جنرل سپلائر فا کلیندر وڈ بمبئی